450

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ یاحیّ یاقیّوم

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و آلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک۔

استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم واتوب الیہ۔ یاحیّ یاقیّوم۔

انوار البرکت

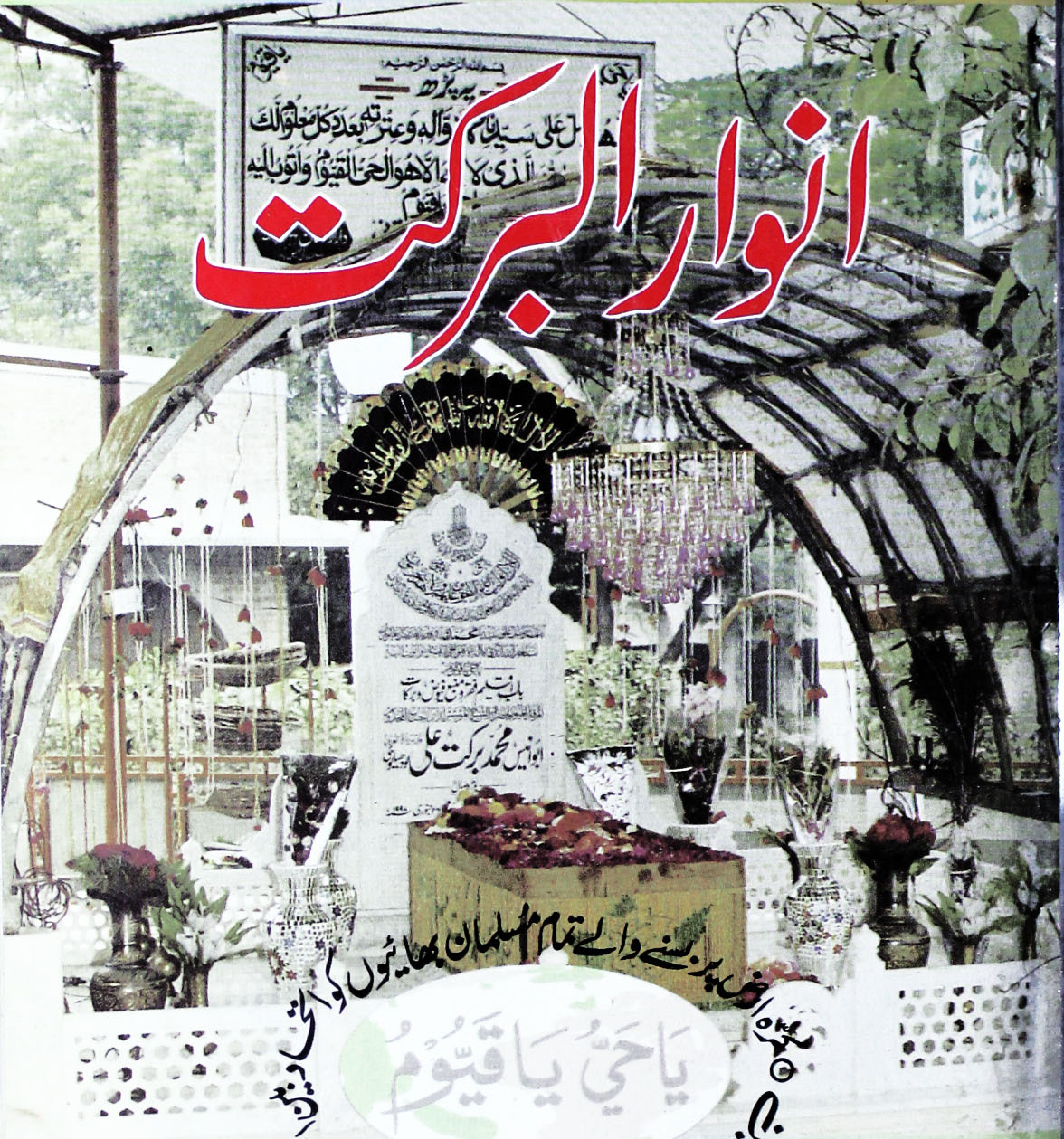

ض پر بسنے والے تمام مسلمان بھائیوں کو

یا حیّ یا قیّوم

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین

کیمپ دارالاحسان، سمندری روڈ، فیصل آباد، پاکستان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لا قوة الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

◎

یہ درود شریف اور استغفار حضرت خواجہ خواجگان سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا عمل اور اس سلسلہ عالیہ کا موروثہ درود شریف ہے

دار الاحسان کا ہر عقیدت مند اور طالب اس کی مداومت کو اپنے اوپر لازم قرار دے۔ حسب توفیق اور گنجائش وقت اسکے پڑھنے کی تعداد خود ہی مقرر کر لیں۔ مثلاً ہر نماز کے بعد کم از کم گیارہ ۱۱ بار ضرور پڑھیں عشاء کی نماز کے بعد یا تہجد و فجر کے بعد کثرت سے پڑھیں مثلاً ایک سو ۱۰۰ بار یا تین سو ۳۰۰ بار یا پانچ سو ۵۰۰ بار یا اس سے بھی زیادہ۔ بات صرف ایک بات یاد رکھیں کہ جو تعداد ایک بار مقرر کریں۔ اس پر مداومت رکھیں!

فرمان تاجدار دار الاحسانؒ

حضرت شیخ ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی
قدس سرہ العزیز

Marfat.com

ت۔ مں ۴۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انوار البرکت

۱۴

حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی
قدس سرہ العزیز

صاحبزادی انیس اختر سلمہا اللہ
مؤلفہ المفتاح لکنوز القرآن العظیم

طابع و ناشر:
میاں محمد شفیع گوندل عفی عنہ (مہتمم)

معاونین ترتیب و تالیف:
میاں محمد نجیب اللہ ولانا عفی عنہ (نائب مہتمم)
میاں محمد ظفر اللہ عفی عنہ
امیر اعلیٰ دعوۃ و تبلیغ

مطبوعہ:
احمد سجاد آرٹ پریس
جمشید سٹریٹ موہنی روڈ لاہور فون ۳۵۷۱۵۹

۱۔ اتحاد بین المسلمین ۲
۲۔ حرفِ آغاز ۴
۳۔ فضائل و مسائل ذیقعدۃ النجیب ۹
۴۔ مقالید السموت والارض ۱۱
۵۔ شجرۂ طیبہ ۱۳
۶۔ ششماہی فری آئی کیمپ ۱۶
۷۔ مکشوفات منازلِ احسان ۱۷
۸۔ مقالاتِ حکمت ۳۳
۹۔ اسماء النبی الکریم ﷺ ۶۵
۱۰۔ کتاب العمل بالسنۃ
المعروف بہ ترتیب شریف ۸۱

مقامِ اشاعت

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین

کیمپ دارالاحسان سمندری روڈ، فیصل آباد، پاکستان۔ فون ۶۷۹۹۰۰

Marfat.com

اتحاد بین المسلمین

53590

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا اَللّٰہُ . یَا رَحْمٰنُ . یَا رَحِیْمُ . یَا حَیُّ . یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. یَا حَنَّانُ . یَا مَنَّانُ . یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . یَا رَبَّ عَرْشٍ عَظِیْمٍ . یَا رَبَّ عَرْشٍ کَرِیْمٍ . یَا رَبَّ عَرْشٍ مَجِیْدٍ . کٓھٰیٰعٓصٓ . کٓھٰیٰعٓصٓ . کٓھٰیٰعٓصٓ . کٓھٰیٰعٓصٓ . حٰمٓ عٓسٓقٓ . حٰمٓ عٓسٓقٓ . حٰمٓ عٓسٓقٓ . الٓرٰ . الٓرٰ . الٓرٰ . الٓرٰ . حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ . یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ . یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ . یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ . یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ . یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ . یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ . یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ . یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ . یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ . یَا مَالِکَ الْمُلْکِ ،

بِلُطْفِکَ وَکَرَمِکَ یَعِیْشُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ اَلْفِ اَلْفِ مُسْلِمٍ فِیْ مُلْکِکَ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاجْعَلْ فِیْھِمُ الْاِتِّحَادَ عَلٰی مَرْکَزٍ وَّاحِدٍ ھُوَ الْمُسَمّٰی بِہٖ "اِسْلَامِسْتَانَ" وَاجْعَلْ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ اَمْرًا سَارًّا عَلٰی جَمِیْعِ بِلَادِ مُلْکِکَ اَمْرًا سَرْمَدِیًّا قَآئِمًا دَآئِمًا اٰمِیْنَ یَا رَبَّنَا اٰمِیْنَ ! اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الْمُقَدَّسِ الْمُطَھَّرِ تَقَبَّلْ مِنَّا ھٰذَا الدُّعَآءَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ! اَنْتَ رَبُّنَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ !

تیرے لطف و کرم سے تیرے ملک میں بسنے والے ستر کروڑ مسلمان متحد ہوں اور سب کے سب ایک مرکز پہ متحد ہوں اور وہ مرکز "اسلامستان" ہو۔ تیرے حکم کے محکوم ہو کر تیری ساری دُنیا پہ حاکم ہوں، اور ان کی یہ حاکمیت سرمدی ہو۔ سدا قائم رہے۔ یہی ہم سب کی صرف ایک ہی دُعا ہے یا اللہ ! اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے تو اسے قبول فرما۔ آمین آمین آمین یا رب العالمین یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ، اَنْتَ رَبِّیْ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی
قدس سرہ العزیز

Marfat.com

8114

دعوۃ و تبلیغ الاسلام

یا حیُّ — ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ — یا قیومُ

اِتّحاد بَینَ المُسلمین

وقت کی اہم پکار ہے

اے مُسلمان! اے میری جان!

اِتّحاد وقت کی اہم پکار ہے۔ قومیت و فرقہ وارانہ کشیدگی سے بالاتر ہو کر ملّتِ اِسلامیہ کے مابین اتحاد و اخوت کو فروغ دینے کے لیے متّحد ہو جا۔ اِسلام کا عَلَم بُلند کرنے کے لیے متّحد ہو جا۔ ظلم و جارحیّت کو مٹانے کے لیے متّحد ہو جا۔ مجبُور و مظلوم کی حمایت کے لیے متّحد ہو جا۔ اللہ کے دین اِسلام کو دُنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لیے متّحد ہو جا، اور ضرور ہو جا۔

یہ اِختلافات بھی کوئی اِختلافات ہیں؛ اِن سب کو بالائے طاق رکھ کر اللہ کے برکت والے نام پہ اللہ کے پسندیدہ دینِ اسلام کے وقار کو بُلند تر کرنے کے لیے متّحد ہو جا، اور ضرور ہو جا، ہر قیمت پہ ہو جا، جس طرح بھی ہو سکے ہو جا۔ اگر اس راہ میں تیری جان کی ضرورت بھی پڑے، تو گریز نہ کر۔

ابوانیس محمد برکت علی

(حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

○ اہلِ ذکر اور اہلِ فکر کی قبر زندہ ہوتی ہے، ہر کسی کی نہیں۔ بے شک عارف ہر دو جہان میں زندہ رہتا ہے۔

○ اہلِ ذکر اللہ کی راہ میں مرے، اگرچہ اپنے بستر پر مرے۔ اُنہیں ایک خصوصی زندگی عطا ہے جو عام مُردوں کو حاصل نہیں۔ پس ہم انہیں عام مُردوں میں کیونکر شمار کر سکتے ہیں!

○ مقربینِ حق حقیقتاً زندہ ہیں اگرچہ صورتاً زندہ نہیں۔

○ **یا حی یا قیوم** کے نور کی برکت سے قبر بامراد رہتی ہے۔ موت اسے فنا نہیں کرتی، **بقاباللہ** بن کر شاہد و مشہود کی ترجمان ہوتی ہے۔

○ جس کی قبر زندہ ہے، بے شک زندہ ہے۔

○ اِسی طرح اُن کے اعراس باعثِ برکت، باعثِ رحمت اور باعثِ تقویت دین و ایمان ہیں۔

○ وہ اسلام کے شیدائی تھے۔ اسلام کو جو ناز اُن پر ہے، کسی پہ بھی نہیں۔

Marfat.com

○ اُن کی یاد قوموں کی زندگی اور اُن کا کردار مشعلِ راہ ہے۔

○ اُن کی حیات جاودانی ہے۔ جب تک دنیا رہے گی، اُن کا نام رہے گا۔ یہی زندگی کی مراد اور یہی زندگی کی اصل ہے۔

○ خالق مخلوق کے ہر اُس کلام کو، جس پہ کہ متکلّم نے عملی نمونہ دیا ہو، نگار خانۂ دہر میں خَلق کی زبان پہ زندہ اور قائم رکھتا ہے۔

قارئینِ محترم! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

درج بالا اقوالِ زرّیں یکتائے زمان تاجدارِ دارالاحسان پیرومرشد حضرت ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز کے "مقالاتِ حکمت" سے ماخوذ ہیں۔ اور آپ رحؒ کی ذاتِ ستُودہ صفات پر صد فی صد منطبق ہوتے ہیں۔ فقر و غنا کی ایک مثالی زندگی گزارنے کے بعد آپؒ نے اتوار ۱۶ رمضان ۱۴۱۷ھ (۲۶ جنوری ۱۹۹۷) کو حیاتُ الدنیا کی منزل طے فرمائی اور اپنے پسندیدہ مقام پر صابریؒ گلی میں نئے انداز میں رونق افروز ہوئے۔ آپؒ کا درِ فیض ہر کسی کے لیے وا ہے اور فیضان پہلے سے سوا ہے، ماشاء اللہ ! ۔ حیاتِ ظاہری میں آپؒ نے الٰہی حکمت کے تحت اپنے حال پر اخفا کے بہت سے پردے ڈالے رکھے مگر بعدِ وصال آپؒ کی تابندہ حیات اور رخشندہ کارناموں کے ان گنت گوشے بے نقاب ہو رہے ہیں چنانچہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ آپؒ کی یاد، الفت، عقیدت اور زیارتِ ظاہری سے محرومی کی حسرت شدید تر ہو رہی ہے اور مرقدِ پاک پر آنے والے زائرین کی تعداد میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے، اِسی باعث آپؒ کے قلمِ حق ترجمان سے

Marfat.com

تحریر کردہ کتب و رسائل کی طلب بھی پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی ہے۔ جن عقیدت مندوں کو آپؒ کی حیاتِ ظاہری میں شرفِ زیارت کا موقع نہ ملا، وہ آپؒ کی تحریر کردہ ہر چھوٹی بڑی کتاب کو ہر حال میں ہر قیمت پر حاصل کرنے کو بے تاب ہیں اور بلا شبہ اُن کی یہ طلب، تڑپ اور تشنگی فطری ہے۔ دربارِ عالیہ کے وہ وابستگان، جنہیں شرفِ زیارت اور سماعتِ ارشادات کی سعادت نصیب رہی، اُن میں بھی آپؒ کے تمام لٹریچر کو حاصل کرنے کی خواہش انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ باوا جی سرکارؒ دارالاحسان کی تمام مطبوعات کی تقسیم قطعی طور پر اپنی فراست، صوابدید اور خوشنودی کے مطابق فرمایا کرتے تھے اور اس میں مرید یا غیر مرید کی کوئی تخصیص نہ تھی۔ چنانچہ آپؒ کے پرانے عقیدت مندوں کے پاس بھی تمام مطبوعات موجود نہیں۔ اِس روز افزوں طلب کو کسی حد تک پورا کرنے اور آپ قدس سرہ العزیز کے پیغام کو ہر کسی تک پہنچانے کے لیے "انوارُ البرکت" کے نام سے جو سلسلۂ اشاعت آپ قدس سرہ العزیز کے پہلے عرس مبارک (رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ / جنوری ۱۹۹۸) سے شروع کیا گیا ہے، اس کا تازہ شمارہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ والحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

"انوارُ البرکت" میں فی الوقت سرکارِ عالی مرتبتؒ کی جن چار ضخیم اور نسبتاً زیادہ معروف کتب کو سلسلہ وار شائع کیا جا رہا ہے، یہ ہیں:

۱۔ مکشوفات منازلِ احسان

۲۔ مقالاتِ حکمت

۳۔ اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

۴۔ کتابُ العمل بالسنۃ المعروف ترتیب شریف

Marfat.com

"انوارُ البرکت" پر دو طرح کے صفحہ نمبر لگائے گئے ہیں۔ ایک نمبر موجودہ شمارہ کے صفحات کی ترتیب ظاہر کرتا ہے جب کہ دوسرا نمبر مسلسل جاری رہے گا تاکہ آپ اِس کے تمام شماروں کو آسانی سے ترتیب دے کر اپنے لیے متذکرہ بالا چاروں کتب کا الگ الگ مجموعہ تیار کر سکیں۔

سرکارِ ذی شان رحمۃ اللہ علیہ کے سرمدی فیضان سے یہ سلسلۂ اشاعت، انشاء اللہ بغیر کسی ہدیہ کے، فی سبیل اللہ تقسیم کیا جائے گا۔ اِس کی طباعت و اشاعت میں جس کسی نے بھی جس انداز میں تعاون کیا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے شیخِ طریقت سرکارِ عالی مرتبت قدس سرہ العزیز کا مشن (ذکرِ الٰہی، دعوت و تبلیغ، خدمتِ خلق) کُو بہ کُو اور سُو بہ سُو پھیلانے کی سرمدی توفیق عطا فرمائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

سبحان ربک رب العزہ عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمدللہ رب العالمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم۔ آمین آمین آمین یاحی یاقیوم

امروز سعید و مسعود و مبارک
یکم ذیقعدۃ الحجیب ۱۴۱۹ھ

دربارِ عالیہ کیمپ دارالاحسان
سمندری روڈ، فیصل آباد

Marfat.com

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں، جس دن سے اُس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے، اللہ کے نوشتے میں مہینوں کی گنتی بارہ ہے۔ ان میں سے چار مہینے حُرمت والے ہیں۔ یہی محکم ضابطہ ہے۔

(التوبۃ آیت ۳۶)

وضاحت: رجب، ذی قعد، ذوالحج اور محرم چاروں مہینے اشہر حرم یعنی عزت و احترام والے مہینے کہلاتے ہیں۔ ان میں تین یکے بعد دیگرے آتے ہیں جو حج کے لیے مخصوص رہے ہیں اور چوتھا یعنی رجب الگ ہے جو عمرہ کے لیے مخصوص رہا ہے۔ اہلِ عرب ایامِ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کا احترام کیا کرتے اور ان میں جنگ وغیرہ سے بچتے اس لیے یہ امن کے مہینے کہلاتے ہیں۔ البتہ کبھی کبھی غارت گری یا انتقام کی خاطر ان میں سے کسی مہینے کی بجائے کسی اور مہینے کو ماہِ حرام قرار دے لیتے اور اس طرح مہینوں میں ادل بدل کر لیتے (جسے نسیٔ کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ کفّار کا ان مہینوں کو اللہ کے حکم کے خلاف آگے پیچھے کر لینا کفر میں مزید بڑھنے کے سوا کچھ اور نہیں)۔ بندۂ مومن بننے کے لیے ضروری ہے کہ سب کچھ اللہ کے حکم کے تابع رہے۔ یہی دینِ مستقیم ہے۔

Marfat.com

ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

نفلی روزہ :

○ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی ذی قعدہ کے مہینے میں ایک دن روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ہر ساعت میں حج کے قبول ہونے کا اور ہر دَم کے ساتھ غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے۔

(رسالہ فضائل الشہور)

○ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور فرمایا کہ اس مہینہ میں دو شنبہ (یعنی پیر کے دن) کا روزہ ہزار برس کی عبادت سے افضل ہے۔

(رسالہ فضائل الشہور)

نفلی نماز :

○ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی ذی قعدہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تیئیس (۲۳) بار سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سرخ

Marfat.com

یاقوت کے چار ہزار مکان بنادے گا، ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ایک حور بیٹھی ہوگی کہ پیشانی اس کی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی۔

(رسالہ فضائل الشہور)

○ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ذی قعدہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل ادا کرے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سورہ اخلاص پڑھے تو اس نے ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج کا ثواب حاصل کیا اور جو کوئی اس مہینہ کے ہر جمعہ میں چار رکعت پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اکیس (۲۱) بار سورہ اخلاص پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے واسطے حج اور عمرے کا ثواب لکھتا ہے۔

(رسالہ فضائل الشہور)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلدَّعْوَاتُ

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت "مقالید السمٰوٰت والارض" کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ اے عثمانؓ! تو نے مجھ سے ایک ایسی بات پوچھی ہے جو تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی، (آسمان و زمین کی کنجیاں یہ ہیں) :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور پاک ہے

اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ

اللہ اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور بخشش مانگتا ہوں اللہ سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ وہ اول ہے اور وہ آخر ہے اور ظاہر ہے

Marfat.com

وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا
اور پوشیدہ ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے اسے
يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
کبھی موت نہیں اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط مِائَةَ مَرَّةٍ
قادر ہے ۱۰۰ بار

(فرمایا) اے عثمانؓ! جس نے اس وظیفہ کو سو مرتبہ پڑھا، اس کو اس کے بدلے میں دس نوازشیں حاصل ہوں گی۔ پہلی، اس کے اگلے گناہ معاف کیے جائیں گے۔ دوسری، اس کو آگ سے نجات لکھ دی جائے گی۔ تیسری، اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو رات دن اس کی آفتوں سے بیماریوں سے حفاظت کرتے ہیں۔ چوتھی، اس کو خزانہ ثواب کا دیا جاتا ہے۔ پانچویں، اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جس نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کیے۔ چھٹی۔ اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے قرآن کریم، توراۃ، انجیل اور زبور پڑھ لیں۔ ساتویں اس کے واسطے بہشت میں گھر بنے گا۔ آٹھویں اس کا حورالعین سے نکاح کر دیا جائے گا۔ نویں، اس کے سر پر عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ دسویں، اس کے گھر کے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اے عثمانؓ! اگر تو طاقت رکھے تو کسی بھی دن یہ وظیفہ تجھ سے فوت نہ ہو تو کامیاب ہونے والوں میں سے کامیاب ہوگا اور اگلوں پچھلوں میں سے بڑھ جائے گا۔

(ابن مردودیہ، ابو یعلیٰ، ابن ابی عاصم، کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۶۲ شمار ۴۵۹۲)

❁

Marfat.com

شجرۂ طیّبہ

قادریہ ؒ مجددیہ ؒ غفوریہ ؒ رحیمیہ ؒ کریمیہ ؒ امیریہ ؒ برکتیہ ؒ

یا رحیما رحم کر مجھ پر بحرمتِ مصطفےٰ ؐ
ہم بحرمتِ شہِ مرداں علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
اور حسن بصریؒ خیر التابعیں کے فیض سے
اور حبیب عجمیؒ کی برکت سے خدایا دلکشا
خواجۂ داؤد طائیؒ، حضرتِ معروفؒ کرخ
ہر دو شاہِ دیں کی برکت سے غفور، اِغفر خطا
خواجہ عبداللہ سری سقطیؒ، اور حضرت جنیدؒ
بندۂ حق شیخ شبلیؒ کی دعا سے یا خدا
حُبِ ایمانی عطا کر اور رہِ توحید نیز
عبدِ واحدؒ کے سبب سے یا احد دکھلا سدا
بوالفرح طرطوسیؒ کی برکت سے دے فرحت قدیم
بوالحسن ہنکاریؒ کی حرمت سے دے حسنہ مرا
دو جہاں کی دے سعادت از طفیلِ بوسعیدؒ
محیِ دیں محبوبِ سبحانیؒ کی حرمت سے حیا
از طفیلِ بندۂ رزاقؒ دے روزی حلال
شرف دے برکت سے شرف الدیںؒ کی اے مالک مرا

Marfat.com

عبدِ وہابؒ اور بہاؤ الدینؒ اور سید عقیلؒ
ان کی عزت سے کریما ! عقلِ کامل کر عطا
دینداری کو مری دے روشنی آفاق میں
از طفیلِ شمسِ دیں صحرائیؒ با صدق و صفا
دے گدائی اپنے گھر کی اے غنی و بے نیاز
از سعی شاہ گدا رحمانؒ امام اتقیا
بوالحسنؒ اور شمسِ دیںؒ عارف کی برکت سے الٰہ
اہلِ عرفاں میں جگہ دے مجھ کو تُو روزِ جزا
فضل کر مجھ پر طفیلِ شاہ گدا رحمانؒ کے
وز طفیلِ آں فضیلِؒ صاحبِ جُود و سخا
دے کمال اور بادشاہی دین کی مالک مرے
از طفیلِ شاہ کمالؒ و شاہ سکندرؒ باوفا
خواجۂ احمد مجددؒ کے لیئے اے ذِی الکرم
ہر ولایت اور مقام اور حال کر مجھ کو عطا
آدمیت مجھ کو دے از برکتِ آدم شریفؒ
اور محبت دے نبیؐ کی از حبیبِؒ کبریا
از طفیلِ شاہباز و مومنِؒ ننگری ولی
مجھ کو بھی ایماں عطا کر ہمچو ایمانِ اولیا
دے مجھے صدیقیت کا مرتبہ اے اصدقا
ازکرم بشوازوی صدیقؒ آں صاحب ولا

Marfat.com

حفظ دے شرعی حدودوں کا مجھے یا حافظا
از سعی حافظ محمدؒ باکمال و مقتدا

مجھ کو بھی مقبول کرنا از کرم حضرت شعیبؒ
وزکرم عبدالغفورؒ قطبِ عالم رہنما

سیدی عبدالرحیمؒ اہلِ حکومت میں رحیم
کر دے اِس احقرِ جہاں کو اتقیاء کا پیشوا

سیدی عبدالکریمؒ اہلِ حکومت میں کریم
کر دے اِس احقرِ جہاں کو اتقیاء کا پیشوا

یا کریما ! از طفیلِ سیدی میرالحسنؒ
ہو عطا عین الفقر کا جامۂ صدق و صفا

بُو انیسِ شیخِ عالم باوا جی برکت علیؒ
فقر و ترک و صمت میں وہ پیکرِ صبر و رضا

یا الٰہی شاہِ برکت کی ولایت کے طفیل
ذکر و فکر و خدمت و تبلیغ ہو مجھ کو عطا

وزطفیلِ جملہ مستانِ مئے عرفاں، بدہ
من کمینہ را یکے جُرعۂ جامِ دلکشا

یاحی یاقیوم فتقبل آمین

فیضانِ فیض

حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی
قدس سرہ العزیز

Marfat.com

ششماہی فری آئی کیمپ

فیضانِ فیض حضرت ابوانیس **محمد برکت علی لودھیانوی** قدس سرہ العزیز

- دارالحکمت المعروف بہ دارالشفاء کے زیرِ اہتمام کیمپ دارالاحسان سمندری روڈ فیصل آباد میں فری آئی کیمپ منعقدہ اکتوبر ۱۹۹۸ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ محکمہ صحت پنجاب کے فراہم کردہ طبّی عملہ اور دربارِ عالیہ کے عقیدت مند رضاکاران نے اپنے فرائض حسبِ معمول نہایت لگن اور بے لوث خدمت کے جذبہ سے سرانجام دیے۔ **جزاھم اللہ خیرا۔**

کارکردگی

کُل مریض آمدہ ۱۸۸۹۱

آپریشن ۵۰۱۶

بلا آپریشن علاج ۱۳۸۷۵

کامیابی کا تناسب .... ۷ر۹۹ فیصد

- مائیکروسکوپ کے ذریعے ۱۸۳۸ آپریشن کیے گئے جن میں ۲۳ مادرزاد نابینا، ۲۱۱ واحد چشم، ۱۳۰ شوگر، ۲۰ بھینگا پن اور ۹۳۴ لینز ڈالنے کے آپریشن شامل ہیں۔ کیمپ میں شوگر کے مریضوں کے لیے آپریشن سے قبل اور بعد خصوصی نگہداشت کا یونٹ ۱۰۰ فیصد کامیاب رہا۔ **الحمد للحی القیوم**
- کیمپ میں معائنے، آپریشن، ادویات اور خدمت کے نام پر کسی بھی مریض سے کوئی پائی پیسہ وصول نہیں کیا جاتا بلکہ مریض اور اس کے تیماردار / خادم کو خوراک اور رہائش مفت مہیا کی جاتی ہے۔ ہر مریض کو موسم کے مطابق بستر اور ایک خادم ہمراہ لانا ضروری ہے۔ (مرد کے ساتھ مرد اور عورت کے ساتھ عورت)۔
- لینز ڈالنے کی کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی البتہ لینز مریض کا اپنا ہوتا ہے۔
- اگلا کیمپ انشاء اللہ العزیز مارچ ۱۹۹۹ء میں لگایا جائے گا۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ یاحی یاقیوم

Marfat.com

(گزشتہ سے پیوستہ)

بیاہ شادی کی تمام غیر ضروری رسومات کا انسداد کریں۔ نمونہ کے طور پر یہ بتائیں کہ ہمارے حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل، اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر حضرت فاطمہ الزہرا خاتونِ جنت کی شادی سے سبق لیں کہ دو جہاں کے شہِ کل نے اپنی پیاری لختِ جگر یعنی حسنینؑ کی والدہ ماجدہ کا حیدرِ کرار اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ بن ابی طالب سے اس طرح نکاح کیا۔ ظہر کے وقت حکم ملا۔ حضرات صدیقؓ و عمرؓ کو پیغام دے کر حضرت علیؓ اور صحابہؓ کو بلاوا بھیجا۔ عصر کے وقت تمام صحابہ کرامؓ جناب رسالتمابؐ کے حضور میں حاضر ہو گئے۔ نکاح کا اعلان کیا۔ حضرتِ اقدس والا شانؐ نے خطبہ پڑھا۔ چند چھوہارے جو میسر تھے صحابہؓ میں بکھیر دیے اور ایک چکی، ایک مشکیزہ، ایک لوٹا، ایک تسبیح، ایک کھانے اور پینے کا برتن وغیرہ لے کر شاہِ کونینؐ کی بیٹی حسنین کی والدہ، شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، قوتِ پروردگار، علی المرتضٰے کے ہمراہ پیدل چلتی ہوئی ان کے گھر تشریف لے گئیں۔ شام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی کے ہاں مہمان ہوئے۔ شام کا کھانا حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے خود پکایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا۔ بس تقریبات ختم ہوئیں اور فاطمۃ الزہراؓ اپنے گھر میں رہنے لگیں۔

ہمارے ملک میں شادی کے سلسلے میں اگر تمام رسومات کو مد نظر رکھا جائے تو تین سو ساٹھ سے زیادہ رسومات کی پابندی لازم آتی ہے۔ اتنے دن پہلے گانٹھیں بھیجنا، ڈھولک بجانا وغیرہ، غرضیکہ میں آپ کا کیوں وقت ضائع کروں۔ یہ رسومات آپ سب کو یاد ہیں۔ آپ کے گھروں میں ادا ہوتی ہیں۔ آپ خود ہی گن لیں۔ یہ سب رسومات فضول ہیں اور ان میں سے ایک بھی قابلِ ستائش نہیں۔ اپنے اپنے ماحول میں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ جہیز تیار نہ ہونے کی وجہ سے نکاح ملتوی نہ کریں۔ صرف نکاح ہی پڑھا کر رخصت کر دیں اور نوجوان اولاد کو آزمائش

Marfat.com

میں نہ ڈالیں ورنہ ان کا وبال جھیلنے کے لیے دنیا و آخرت میں تیار رہیں۔

رشوت نہ لیں نہ دیں نہ لینے دینے میں آئیں۔

اگر کوئی آپ کے ماحول میں سے لیتا دیتا ہو، اسے اس کو ترک کر دینے کی تلقین کریں۔

سود نہ لیں نہ دیں، نہ لینے دینے میں آئیں۔

اگر کوئی آپ کے ماحول میں سے لیتا دیتا ہو، اسے ترک کر دینے کی تلقین کریں اور بتائیں کہ سود لینے کے ستر گناہ ہیں اور گھٹیا درجے کا گناہ یہ ہے کہ جیسے کوئی اپنے ماں سے جماع کرے۔

شراب نہ پییں، نہ بیچیں، نہ شرابی کے گھر کا کھانا کھائیں۔

اگر آپ کے ماحول میں کسی کو شراب پینے کی عادت ہو، اسے چھوڑ دینے کی تلقین کریں اور جب تک وہ ترک نہ کر دے، تلقین جاری رکھیں۔

اگر کسی میں کوئی عیب دیکھیں پردہ پوشی کریں، اظہار نہ کریں۔

اپنے کسی مسلمان بھائی کی آبروریزی نہ کریں۔

نہ عار دلائیں۔

نہ طعنہ دیں۔

نہ بددعا کریں۔

نہ لعن طعن کریں۔

دعوت کرے تو قبول کریں۔

بیمار ہو تو عیادت کو جائیں۔

مرجائے تو جنازے کے ساتھ جائیں۔

سلام کہے تو جواب دیں۔

کسی کو غلط فہمی میں نہ رکھیں۔

Marfat.com

کسی کو دغا، فریب دھوکہ نہ دیں۔

کسی کے حال میں مبالغہ نہ کریں۔

اپنے تقویٰ پہ فخر نہ کریں۔

کوئی گناہ کریں، فوراً توبہ کریں مثلاً وضو کریں۔ دو رکعت نفل پڑھیں۔ اللہ کی حمد و ثنا کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں۔ گناہ کا اعتراف کریں۔ پھر توبہ قبول کریں۔ یوں کہیں:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُکَ

یا یوں کہیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا

یا یوں کہیں

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

یا یوں کہیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝

بے شک اللہ سبحانہٗ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے والے تواب الرحیم ہیں۔

کسی گناہ کو معمولی نہ جانیں۔

دنیا میں مسافر کی طرح رہیں۔

مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، اللہ کے کنبے کے ساتھ احسان، شفقت اور مروت سے پیش آئیں۔ کسی پر ظلم و زیادتی نہ کریں۔ اگر کوئی آپ سے کرے، درگزر کریں۔ معاف کر دیں۔ کوئی بدلہ نہ لیں۔ کسی کو مشقت میں نہ ڈالیں۔

ماں، باپ، استاد اور بزرگوں کا ادب کریں، کہا مانیں، خلاف نہ چلیں۔

رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں۔

Marfat.com

ہر سختی، بیماری، پریشانی، غم، مصیبت کو اپنے ہی برے اعمال کی شامت سمجھیں، کسی دوسرے کے ذمے نہ لگائیں۔

جانوروں کو لڑا کر تماشہ نہ دیکھیں۔ ان کے چارے، آرام کا خیال رکھیں۔

جنگلی فضائی پرندوں کو پنجروں میں قید نہ رکھیں۔

آپ کے پڑوسی کو آپ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ پڑوسی کی عزت و آبرو کو اپنی آبرو جانیں۔

امانت میں خیانت نہ کریں۔

مشورہ نیک دیں۔

کسی کو ناحق حمایت نہ کریں۔

کسی سے احسان کر کے نہ جتلائیں۔

گرانی کے وقت اس نیت سے غلہ نہ روکیں کہ مہنگا ہونے پر بیچیں گے۔

کسی کو حقیر نہ جانیں۔

کسی کا حق نہ ماریں۔

کسی جاندار چیز کی تصویر نہ بنائیں۔

نہ اپنے کمرے میں لٹکائیں۔

تین دن سے زیادہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے ناراض نہ رہیں۔

جب بھی کوئی راستے میں ملے تو سلام کرنے کی پہل کریں۔

کسی غیر محرم عورت سے خلوت میں نہ ملیں۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب کوئی دو، مرد اور عورت کسی خلوت میں ہوتے ہیں، تیسرا شیطان وہاں ضرور موجود ہوتا ہے۔

حتی الامکان نہ ادھار لیں، نہ دیں، نہ کسی کے لینے دینے میں آئیں اگرچہ کوئی ہو۔

Marfat.com

جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہیں، وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کریں۔

روغنی غذاؤں کی کثرت آپ کی صحت کو خراب کر دے گی۔ جس طرح سادہ لباس میں راحت و آرام ہے، اسی طرح سادہ غذاؤں میں بھی ہے۔ روغنی غذائیں کھانے پینے کے بعد جسمانی ورزش ضروری ہے۔ ورنہ ہضم تو آپ کر لیں گے، صحت کا توازن قائم نہیں رہے گا۔

عبرت اور ایصالِ ثواب کے لئے اپنے والدین اور عوام کی قبور کی زیارت کے لئے اکثر جاتے رہیں۔ اگر ہو سکے کم از کم دو نفل پڑھ کر اہلِ قبور کو ایصالِ ثواب کریں۔ یعنی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار سورہ کافرون ایک بار دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار سورہ اخلاص ایک بار پڑھنا مستحسن ہے۔ حصولِ فیض کے لیے بزرگانِ دین کی قبور پر حاضری کو غنیمت سمجھیں۔ واضح ہوا اللہ کے ذکر کی ایک مجلس بیس لاکھ بد مجلسوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ اللہ کے ذکر کی ایک مجلس لگانے کا معمول رکھیں۔ اور یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کے احباب کی مجلس کبھی برخاست ہی نہیں ہوتی اور کبھی ناغہ ہی نہیں ہوتا۔ دن کے کام سے فارغ ہو کر ہر رات آپ کا اپنے احباب کی مجلس میں بیٹھ کر تفریحِ طبع کے لئے باتیں کرنا زندگی کا ایک جزو بنا ہوا ہے۔ کیا آپ کا یہ حق نہیں کہ اللہ رب العالمین کے ذکر کی بھی ایک مجلس لگائیں ! اور اس کا مقصد اللہ رب العالمین کی تسبیح و تحمید اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود سلام ہو، کوئی اور غرض و غایت نہ ہو۔

اللہ کے ذکر کی مجلس میں یہ ضرور پڑھیں۔

درود شریف

سورہ فاتحہ

Marfat.com

سورہ اخلاص

سبحان اللہ

الحمدللہ

لا الٰہ الا اللہ

اللہ اکبر

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ

یاحیی یاقیوم

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ ط

ماشاء اللہ، اللہ کی رحمت برسے اور بے شمار ولاتعداد گناہوں کی بخشش ہو، انشاء اللہ۔

ہر مجلس کے بعد اپنی، حاضرین کی اور تمام مسلمان مرد اور عورتوں کی مغفرت کی دعائیں کریں۔

آپ کے پڑوس و محلہ میں اگر کوئی ایسا بیمار ہو، جو ناداری کی وجہ سے اپنا علاج نہ کروا سکتا ہو، اس کے علاج معالجہ میں مدد دیں۔ اسی طرح اگر کوئی بیوہ، یتیم، مفلوک الحال ہو، اس کی بھی مدد کریں۔ اور اگر کسی بیوہ و مسکین کی لڑکی کی شادی ہو تو شرعی حدود کے اندر جی کھول کر اس میں حصہ لیں۔

اگرچہ اللہ نے بندوں کو درجہ بدرجہ رکھا ہوا ہے، پھر بھی اسلامی مساوات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے دل میں امیر و غریب کو یکساں جگہ حاصل ہو، چوہدری اور کمی کا سوال آپ کے ہاں نہ ہو۔ کوئی سائل آپ کے در سے کبھی خالی نہ لوٹے۔ ہر سائل کو کچھ نہ کچھ دے کر لوٹاؤ۔ فضول ناول و افسانے پڑھنے کی بجائے اسلامی احکام کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

53590

Marfat.com

آپ کا ہاتھ سدا کھلا رہے۔ یعنی آپ اپنی کمائی میں سے بیوہ، یتیم، غریب، مسکین، بیمار، لنگڑا، لولا، اپاہج و محتاج کی کچھ نہ کچھ خدمت کرتے ہی رہیں۔

کھانا ہاتھ سے کھائیں، ہاتھ سے کھانا چمچے سے بہتر ہے۔

کھانا کھا چکنے کے بعد اپنا پیالہ صاف کریں۔ پیالہ صاف کرنے والے کے حق میں مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

چاندی سونے کے برتن نہ رکھیں، نہ ان میں کھائیں۔

سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں، نہ کوئی اور زیور۔

سونا اور ریشم مسلمان مردوں کے لیے حرام ہے۔

داڑھی رکھنا اور مونچھیں کتروانا انبیاء کرام کی سنتِ مؤکدہ ہے۔ ویسے آپ اس بات پہ غور ضرور کیا کریں کہ دیکھ لو، خالصہ کالج کے تمام سکھ طلبا گورو گوبند سنگھ کے کہنے پہ داڑھی رکھتے ہیں اور کوئی بھی اس سے خالی نہیں ہوتا۔

مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے ادا کر دیں۔

شکار اگرچہ جائز ہے، تاہم سارا دن جانوروں کے پیچھے کتے اور بندوقیں لیے نہ پھریں۔

ریشم اور کُسُم کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنیں۔

قمیض، پاجامہ اور جوتا پہنتے وقت دائیں طرف سے اور اتارتے وقت بائیں طرف سے شروع کریں۔

تاش، شطرنج اور نرد شیر وغیرہ کھیلوں میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔

کھڑے ہو کر پانی نہ پئیں۔

بیٹھ کر تین گھونٹ میں پئیں۔

گلی کوچوں میں چلتے پھرتے نہ کھائیں۔

قہقہہ مار کر نہ ہنسیں۔

Marfat.com

ہاتھ پہ ہاتھ نہ ماریں۔
کسی کی نقل نہ اتاریں، نہ مذاق اڑائیں۔
لوٹے کی ٹونٹی سے پانی نہ پئیں۔
گھر کی دہلیز پہ نہ بیٹھیں۔
ہانڈی میں کھانا نہ کھائیں۔
پگڑی بیٹھ کر باندھیں۔
جہاں سے بھی کوئی سنت ملے، لے لیں۔
دینِ اسلام کی کسی درسگاہ کے خلاف بے ادبی اور گستاخی سے پیش نہ آئیں۔
بیوہ، یتیم، مسکین، بیمار، اسیر و محتاج کی خدمت کریں۔ کسی کا دل نہ دکھائیں بلکہ خستہ دلوں کو شاد کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد فضول باتیں نہ کریں، فوراً سو جائیں۔
کم کھائیں، کم بولیں اور کم سوئیں۔
اپنے نفس کو ہر وقت کسی مفید شغل میں مصروف رکھیں۔
حق داروں کے حقوق ادا کریں۔
صدقہ خیرات بہت زیادہ دیں۔
اور ان سب باتوں کی لوگوں کو بھی (ہر کسی کو) تلقین کریں۔
ہر روز رات کو یا جب آپ کو یاد آئے، اپنے افعال و اقوال کا محاسبہ کریں کہ سارے دن میں آپ نے آخرت کے لیے کیا کچھ کمایا۔
اللہ نے آپ سے اپنی مخلوق کی کیا خدمت لی۔
آپ نے کونسی نیکی کی اور کونسی برائی چھوڑی۔ اپنے معمولات میں کیا اضافہ کیا۔ آپ نے کونسی برائی کی اور کیوں کی۔ اگر آپ سے کسی کو کوئی نقصان پہنچا

Marfat.com

ہو یا کسی سے زیادتی ہوئی ہو تو کوئی چیز آپ کو اس سے معافی مانگنے سے نہ روکے۔ آپ نے یہاں سنت کے خلاف کیا کچھ دیکھا یا لوگوں سے سنا، تاکہ ہم بھی اسے دور کر دیں۔

ہماری تبلیغ میں کیا کیا خامیاں ہیں تاکہ وہ دور کر دی جائیں۔ یہ محاسبہ آپ کی اصلاح کے لیے ازحد مفید ثابت ہو گا۔ انشاء اللہ۔ اس کے بعد آپ اپنے دوست پیدا کریں۔

انہیں اپنا ہم خیال بنائیں اور یہ پیغام سنائیں کہ ہمارا مدعا اور آپ کا مدعا اللہ کے دینِ اسلام کی دعوۃ و تبلیغ کے سوا کچھ اور نہیں اور نہ ہی اس کے پسِ پشت کوئی اور غرض و غایت ہے۔ پھر کیوں نہ ہم اپنی فراغت کا پورا نہیں تو کچھ حصہ ضرور اللہ کے کاموں میں صرف کریں۔ جب کہ ہم دنیاوی کاموں کی تلاش میں ہر جگہ جاتے ہیں، پھر کیوں نہ ہم اپنی اصل تجارت کی طرف متوجہ ہوں۔ جس کا فائدہ ہمیشہ ملتا ہے۔ یہ دنیا غور کا مقام ہے۔ سوچیے بچپن کی عمر کھیل کود میں گزر گئی۔ پھر مدرسے میں داخل ہوئے اور اپنا سارا دماغ دنیاوی علوم کی تحصیل میں خرچ کیا۔ دین کی ایک بات بھی نہیں سیکھی اور نہ ہی اسے سیکھنے کی ضرورت محسوس کی۔ افسوس پھر بالغ ہوئے، دنیاوی کاروبار میں لگ گئے۔ ملازمت ہو یا تجارت، سب چند روزہ کاروبار ہیں۔ ملازمت اور تجارت خواہ کیسے بھی اونچے درجے کے کیوں نہ ہوں، فانی اور چند روزہ ہوتے ہیں۔ اس سے صرف پیسہ ملتا ہے اور پیسہ سے تین چیزیں بنائی جاتی ہیں اور آپ کی ساری دنیا تین ہی چیزوں پہ مشتمل ہے۔

کھانا، پہننا اور رہنا۔

سادہ کھانا اور سادہ پہننا اور سادہ رہنا اس سب کو کفایت کرتا ہے۔ جو راحت و آرام سادگی میں ہے، تکلفات میں نہیں۔ پھر شادی ہوئی، بچے ہوئے اور عمر ڈھلی۔ ملازمت سے مستعفی ہوئے، بال بچوں کی فکر میں گم ہو گئے۔ موت آئی

Marfat.com

اور مر گئے۔ یہ ہماری ساری زندگی کا حاصل ہے! ہم ایسی زندگی بسر کرنے کے لیے دنیا میں نہیں آئے! ایک جانور کی اور ہماری زندگی میں پھر کیا فرق ہوا! ہمارے ذمے بہت سی اہم ذمے داریاں ہیں، جن کی بدولت ہم اشرف المخلوقات کہلاتے ہیں مثلاً

ہماری سب سے بڑی ذمہ داری بندوں کو اللہ کی طرف یعنی دین اسلام کی طرف لانا ہے اور یہ سکھلانا ہے کہ یہاں سدا نہیں رہنا اور نہ ہی دوبارہ لوٹ کر آنا ہے۔ نیکی کو پھیلانا اور برائی کو مٹانا ہے۔

پھر آہستہ آہستہ اللہ کرے آپ کے دوستوں میں محبت اور اس فرض کا احساس پیدا ہو۔ پھر رات کو جونسا بھی وقت موزوں ہوا کرے، مسجد میں یا جہاں آپ مناسب سمجھا کریں، بیٹھ کر دین اسلام کی باتیں لوگوں کو سنایا کریں مثلاً ہر مجلس میں نماز کی اہمیت بیان کریں اور اس انداز سے کریں کہ سب کے سب نماز پڑھنے لگ جائیں۔ اگر کسی محلے میں ایک مسلمان دوسرے سے ناراض ہے، دونوں میں صلح کرانے کو غنیمت جانیں۔ آپ اپنے ہر وقت کو قیمتی جانتے ہوئے ضروری احکام کی تبلیغ کریں مثلاً وہ نیک کام جو آپ کی روزمرہ کی زندگی میں ضروری ہیں، تعلیم دیں۔ اسی طرح وہ بری باتیں جو آپ کو ہر روز پیش آتی ہیں، ان سے روکیں۔ دین اسلام کی دعوۃ و تبلیغ سے بہتر اور افضل کوئی نیکی نہیں!

حضرت کثیر بن قیسؓ کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا اے ابوالدرداءؓ! میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے یہ سن کر آیا ہوں کہ آپ کے پاس ایک حدیث ہے جس کو آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے اور کوئی غرض بجز اس کے میرے یہاں آنے کی نہیں ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

Marfat.com

"کہ جو شخص طلبِ علم کے لیے سفر اختیار کرے، اللہ اس کو بہشت کے راستہ پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم (دین) کی رضامندی کیلئے اپنے پروں کا اس پر سایہ ڈالتے ہیں اور عالم کے لئے ہر وہ چیز، جو آسمانوں کے اندر ہے (جیسے فرشتے) اور جو زمین پر ہے (مثلاً انسان، جن اور حیوانات وغیرہ تمام مخلوقات) استغفار کرتی ہے۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ چودھویں رات کا چاند ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے اور علم پیغمبروں کے وارث و جانشین ہیں اور انبیاء کا ورثہ دینار اور درہم نہیں ہیں بلکہ ان کا ورثہ علم ہے۔ جس کا وارث (انہوں نے) عالم کو بنایا ہے۔ پس جس شخص نے علم کو حاصل کیا، اس نے کامل حصہ پایا۔

(احمدؒ ترمذیؒ ابوداؤدؒ ابن ماجہؒ دارمیؒ)

اور اللہ کرے وہ آپ ہوں۔ آمین

یاحی یاقیوم آمین

آپ کا کام

آپ دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کی جماعت میں داخل ہونے والے ہر فرد کو کھلم کھلا بتائیں کہ اگرچہ آپ کا دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کی جماعت میں داخل و شریک ہونا مبارک و مستحسن ہے پھر بھی آپ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس احسان و عنایت کا شکر کریں کہ دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کی جماعت نے آپ کو قبول کر لیا ہے اور یہ خیال نہ کریں کہ آپ نے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کو قبول کر لیا ہے۔ دین اسلام کی دعوت و تبلیغ آپ کی محتاج نہیں بلکہ آپ دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے محتاج ہیں۔ اللہ اپنے لطف و کرم سے جب کسی بندے پہ راضی ہو جاتے ہیں، اسے اپنے دین کا فہم عطا فرما کر دین کی دعوت و تبلیغ کی توفیق بخشتے ہیں اور بندے کا اللہ کے دین کی طرف آنا اللہ ہی کی توفیق و عنایت کی بدولت ہوتا ہے۔

آپ اپنے لئے اور ہر کسی کو حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام کی اِس دعا کی تعلیم دیا

Marfat.com

کریں۔

حضرت حسن بن ابو الحسنؒ سے روایت ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ذکر کیا ہے کہا انہوں نے کہ حضرت سیدنا ادریسؑ ایک دعا مانگا کرتے تھے۔ جس کے متعلق وہ حکم دیا کرتے تھے کہ دعا بے وقوفوں کو نہ سکھائی جائے کہ وہ اس کے ذریعہ سے دعائیں مانگیں پس وہ کہا کرتے تھے۔

(یہ دعا کنز العمال جلد اول سے لی گئی۔ ص۳۰۷ شمار ۵۰۹۹)

يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ وَ يَاذَا الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهْرَ اللَّاجِيْنَ وَ جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَ اُنْسَ الْخَائِفِيْنَ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِنْ كُنْتُ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا اَنْ تَمْحُوَ مِنْ اُمِّ الْكِتَابِ شَقَائِيْ وَ تُثْبِتَنِيْ عِنْدَكَ سَعِيْدًا وَ اِنْ كُنْتُ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ مَحْرُوْمًا مُقْتَرًا عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ اَنْ تَمْحُوَ مِنْ اُمِّ الْكِتَابِ حِرْمَانِيْ وَ اِقْتَارِيْ وَارْزُقْنِيْ وَ اثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ سَعِيْدًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرِ كُلِّهٖ۔ آمین

اے عزت و جلال والے اور اے بخشش والے!

کوئی معبود نہیں ہے مگر تو۔ پناہ ڈھونڈنے والوں کا پڑوسی تو ہے۔ اور ڈرنے والوں کا انیس تو ہے۔ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر میں لوحِ محفوظ میں بد بخت ہوں تو تو میری بد بختی کو مٹا دے لوحِ محفوظ سے اور اپنے ہاں نیک بخت کر کے پختہ طور پر لکھ دے اور اگر میں لوحِ محفوظ میں محروم و مفلس ہوں اپنے رزق میں، تو مٹا دے لوحِ محفوظ سے میری محرومی اور میری تنگی کو اور مجھے رزق دے اور مجھے لکھ دے اپنے ہاں خوش بخت، ایسا خوش بخت جس کو تمام بھلائیوں کی توفیق دی گئی ہو۔ آمین

دین اللہ کا ہے اور اللہ ہی اپنے دین کا محافظ و نگہبان ہے۔ اللہ اپنے

Marfat.com

بندوں میں سے جس بندے کو دین کی خدمت کے لئے چن لیتے ہیں صرف اس ہی کو اپنے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ پہ مامور فرماتے ہیں۔ اور اس کام سے بہتر اور کوئی کام نہیں۔ بے شک جسے دین کی دعوت و تبلیغ کی توفیق ملی، اسے گویا ہر شے ملی۔ کوئی بھی نعمت باقی نہ رہی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَ یَرْضٰی۔

یہ نعمت اللہ ہم سب کو عنایت فرمائے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فرمائے۔ یا حی یا قیوم! آمین

ہر بندہ ہر حال میں اللہ کے حکم کا محکوم اور تقدیر کا مقدور ہے۔ سب فیصلے ازلی ہیں۔ جو کچھ ہونے والا ہے، لکھا جاچکا ہے۔ جو جس کام کے لئے پیدا ہوا، وہی کام اس نے کرنے ہیں۔ دین اسلام کی دعوت اور تبلیغ میں شامل ہونے والے یہ خیال کریں کہ وہ اسی کام کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہیں، یہی کام انہوں نے کرنا ہے۔ ایک دو ہفتے یا سال کے لئے نہیں، ساری عمر کے لئے یہی کام کرنا ہے۔ اسی کام کی خاطر وہ دنیا میں آتے ہیں، یہی ان کی شاہکار ہے۔

یا حی یا قیوم

Marfat.com

منازل السلوک

شریعت شاہراہ ہے۔

ہر راہ راہی کو شہر کے دروازے تک پہنچا کر ختم ہو جاتا ہے۔ شریعت شاہراہ، طریقت شہر، اور اللہ ہماری منزل مقصود ہے۔

اَنْتَ الْهَادِیْ اَنْتَ الْحَق لَیْسَ الْهَادِیْ اِلَّا هُوَ ۔
اَنْتَ الْهَادِیْ اَنْتَ الْحَق لَیْسَ الْهَادِیْ اِلَّا هُوَ ۔
اَنْتَ الْهَادِیْ اَنْتَ الْحَق لَیْسَ الْهَادِیْ اِلَّا هُوَ ۔

شہر میں بے شمار محلے اور ہر محلے میں گھر، گلیاں اور جا بجا موڑ ہوتے ہیں۔ شاہراہ مسافر کو شہر کے دروازے تک پہنچا کر ختم ہو جاتی ہے۔ پھر ہر راہی کو منزل مقصود پر پہنچانے کے لئے ایسے راہنما کی ضرورت ہوتی ہے جسے منزلِ مقصود کے راستے کی صحیح خبر ہو، ورنہ سارا دن بندے بندے کو پوچھ کر بھی کہیں نہیں پہنچ سکتے۔ شریعت کی ریل پر چڑھ کر آسانی سے لاہور تو پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر کیا دیکھا، اللہ، اللہ، میلوں میں شہر بس رہا ہے۔ ہر فرد اپنی اپنی دھن میں بھاگا جا رہا ہے۔ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہیں، اگر کسی ایک کے دل میں رحم آ بھی گیا تو اس نے جاتے جاتے ایک بات کہہ دی کہ فلاں طرف چلے جاؤ، وہاں ایک موڑ آئے گا، وہاں مڑ جانا۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد پھر کسی سے دریافت کیا، آیا کہ کہیں وہ غلط راہ پر تو نہیں چل رہا۔ اس نے کہا وہ کبھی اس محلہ میں نہیں گیا، کسی اور سے پوچھیں۔ کبھی اس دکاندار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کبھی کسی کی طرف، غرضیکہ تھک جاتا ہے۔ جہاں جانا ہوتا ہے، پتہ ہی نہیں چلتا۔ پس ضروری ہوا کہ

شہر کے دروازے پر پہنچ کر ہر راہی کو اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کسی راہنما کی ضرورت پڑتی ہے اور اس شہر کا وہ راہی شیخ ہے۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے"۔

Marfat.com

شہر میں جو بھی داخل ہوا دروازہ میں سے سے گزر کر داخل ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (کی تعلیمات) علم کا شہر اور علیؓ (کی تعلیمات) اس شہر کا دروازہ ہے۔ ہر شیخ سلسلہ بہ سلسلہ علیؓ (کی تعلیمات) سے فیضیاب ہے۔

اور یہ عین اسی طرح ہے جیسے کہ جھیل کا پانی دریا میں، دریا کا پانی نہر میں، نہر کا راجباہ میں، راجباہ کا کھال میں، کھال کا کیارے میں، کیارے کا پودے کی جڑیں، پودے کی جڑ سے تنے میں، تنے سے ٹہنی میں اور ٹہنی سے ہر برگ و ریشے میں پہنچتا ہے اور وہ تعلیمات یہ ہیں:

ان پر کاربند ہونا شیخ کی اتباع اور شیخ کی اتباع علیؓ کی اتباع، علیؓ کی اتباع، جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اللہ تبارک و تعالیٰ کی مقبول اطاعت ہے۔

ہر کوئی ہر وقت ہر حال میں، خاص ہو یا عام، غرضیکہ کیسا ہی متقی و زاہد کیوں نہ ہو، گنہگار و خطا کار اور اللہ کی رحمت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا امیدوار ہے۔ ان سب کو حاصل کرنے کا صرف ایک ہی راستہ یہ ہے کہ بندہ اللہ کے حضور حاضر ہو کر سچے دل سے پکی توبہ کرے اور یوں کہے کہ میں اپنے ہر گناہ کا، جو مجھ سے ہوا اور میرے نامہ اعمال میں درج ہے، اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے ہی کیا۔ کسی دوسرے پر کوئی الزام نہیں۔ میں اپنے ہر گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ اقرار کرتا ہوں۔ اپنے کیے پہ نادم ہوتا ہوں۔ پشیمان ہوتا ہوں کہ جو کچھ بھی میں نے کیا، غلط کیا۔ برا کیا۔ تیرے احکام کی نافرمانی کی۔ تو میرا رب وحدہ لاشریک ارحم الراحمین اکرم الاکرمین غفور، حلیم، جواد، کریم، روف، رحیم ہے۔ اپنے لطف و کرم سے میرے تمام گناہوں کو جو بھی اِس وقت تک مجھ سے سرزد ہوئے ہیں، بخش دے۔

یا حی یا قیوم، آمین

Marfat.com

میرے گناہ اگرچہ کیسے ہوں اور کتنے ہوں تیری رحمت کے آگے کچھ بھی نہیں۔ تو میرے گناہوں کو بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ تیری رحمت میرے گناہوں پر حاوی ہے۔ تیرا کرم مکمل اور تو کریم بے مثال ہے۔ پس تو مجھ کو اپنے لطف و کرم سے بخش دے۔ اسی میں میری بھلائی اور یہی تیری شان ہے۔

یا حی یا قیوم، آمین

جب آپ نے یوں کہا یقین جانیں اللہ نے آپ کی توبہ قبول فرمائی اور آپ کے سارے ہی گناہوں کو، چھوٹے ہوں یا بڑے، مخفی ہوں یا ظاہر، عمداً ہوں یا سہواً، بخش دیے۔ اللہ کی رحمت وسیع اور بے حد وحساب ہے، کسی کے بھی احاطۂ علم میں نہیں آسکتی۔ ماں اپنے بچے پہ کتنی مہربان ہوتی ہے۔ اللہ اللہ، ماں اپنے بچے کو کسی برے حال میں دیکھنا کبھی گوارا نہیں کرتی۔ اور اللہ ماں سے سوگنا زیادہ مہربان ہے۔

(جاری ہے)

Marfat.com

(گزشتہ سے پیوستہ)

۱۳۶۹۔ وہ بھی کیا دن تھے کہ دریا ہمارا کہا مانا کرتے تھے۔

حضرت عمرؓ کو مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاصؓ نے اطلاع دی کہ نیل کا پانی بند ہو گیا ہے۔ قبطی کہتے ہیں کہ جب تک کسی خوبصورت نوجوان لڑکی کو دلہن کی طرح سجا دھجا کر دریا کی بھینٹ نہ چڑھائی جائے، دریا نہیں بہے گا اور یہ اس دریا کی قدیم عادت ہے۔ میں نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا ہے اور ان پر واضح کر دیا ہے کہ یہ باتیں اب نہیں ہو سکتیں اور نہ ہی ہم اپنے خلیفہ کے حکم کے بغیر کبھی ایسی بات کرنے دیں گے"۔

امیرالمومنین حضرت عمرؓ بن خطاب کو جب یہ خبر ملی جلال میں آ گئے۔ اسی وقت ماشاء اللہ ! سبحان اللہ ! الحمدللہ ! وہیں بیٹھے دریا سے مخاطب ہوئے۔

"اے نیل ! سن ! مجھے پتہ چلا ہے کہ تو ایک دوشیزہ کی بھینٹ لے کر چڑھا کرتا ہے گویا تیرا بہنا تیری اپنی ہی مرضی پہ موقوف ہے،

اے نیل ! اگر تیرا بہنا اور نہ بہنا تیری اپنی مرضی پہ منحصر ہے تو ہمیں تیری کوئی ضرورت نہیں اور بالکل نہیں۔ ہمیں تو ایسے دریا کی ضرورت ہے جس کا بہنا اور بند ہونا اللہ ہی کی طرف سے اور اللہ ہی کے حکم سے ہو اور اگر تو میرے اللہ کے حکم سے بہتا ہے' میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ عمر تجھ کو حکم دیتا ہوں کہ ابھی بہہ اور یہ تنبیہ بھی کرتا ہوں کہ تیری مجال ہی کیا کہ تو نہ بہے"

یہ لکھ کر مصر کے گورنر حضرت عمروؓ بن العاص کو بھیج دیا:

Marfat.com

اے نیل ! گر تو تابعِ ربِّ ذُوالجلال ہے
پھر کیوں نہ بہے تُو، تیری کیا مجال ہے !

یہ کہنے ہی کی دیر تھی اور اس خط کے دریا میں گرنے کی دیر تھی کہ دریائے نیل میں سیلاب امڈ آیا۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۷۰۔ سبحان اللہ ! الحمدللہ ! وہ بھی کیا دن تھے کہ شہر کے کتے بھی ہمارے حکم سے سرتابی نہ کر سکتے تھے۔

حضرت امیرالمومنین عمرؓ بن خطاب کو جب مدائن کی بدعنوانیوں کی خبر ملی، آپ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو مدائن کا گورنر مقرر فرمایا اور حکم دیا کہ فوراً جا کر مدائن کا نظم وضبط اپنے ہاتھ میں لیں۔

حکم ملتے ہی حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنا بوریا بستر اٹھایا، اور مدائن کو چل دیے۔ ادھر مدائن کے لوگوں کو یہ پتہ چلا کہ حضرت عمرؓ نے ایک نیا گورنر مدائن کے لیے مقرر فرمایا ہے تو ان کے استقبال کے لیے شہر سے باہر آ گئے۔ جب انہوں نے حضرت سلمان فارسیؓ کو دیکھا تو سمجھے کہ کوئی کسی منزل کا تھکا ماندہ راہی ہے، ہمارا گورنر نہایت شان و شوکت سے کہیں پیچھے آتا ہو گا۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے آگے بڑھ کر انہیں جب اپنا تعارف کرایا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جسے کہ امیرالمومنین نے آپ کی خدمت کے لیے مامور فرمایا ہے تو وہ حیران و ششدر رہ گئے۔ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ یہ گورنر؟ اور پھر مدائن کا؟ مدائن کے حالات بہت ابتر ہیں۔ یہ بے چارا سیدھا سادا، بھولا بھالا، کسی خانقاہ کا ملنگ یا کسی مسجد کا مُلّا ہے، یہ تو کسی بھی طرح حالات پہ قابو نہیں پا سکتا۔

آپ کو سرکاری رہائش میں قیام کی دعوت دی گئی۔ لیکن آپ نے

Marfat.com

مسترد کر دیا اور فرمایا۔ میری ضرورت کی ہر شے میرے اپنے پاس ہے اور میں اپنا قیام اس مسجد ہی میں کروں گا۔ اس پہ وہ اور بھی خوش ہوتے کہ چلو یہ بھی اچھا ہوا، عشاء سے فجر تک مراقبہ میں رہینگے اور شہر اللہ کے حوالے۔"

آپؒ یہ سب کچھ خاموشی سے سنتے رہے۔ پھر دوسری رات شہر میں چوری کی بے شمار وارداتیں ہوئیں۔ آپؒ کو مطلع کیا گیا کہ شہر میں رات بھر لوٹ مچی رہی ہے اور لوگوں پہ خوف و ہراس طاری ہو گیا ہے۔ اس کا مداوا فرمائیں۔

عصر کی نماز کے بعد آپؒ نے پہلا اعلان فرمایا کہ آج رات کسی صندوق اور دروازے کو کوئی تالا نہ لگے اور تمام گھروں کے دروازے کھلے رہیں۔

اس پہ انہوں نے خوب تالیاں بجائیں۔

نیز آپؒ نے فرمایا آدھی رات کے بعد کوئی آدمی اپنے گھر سے باہر قدم نہ رکھے کہ اگر وہ مارا گیا تو گورنر اس کا ذمہ وار نہ ہو گا! اس پہ وہ اور زیادہ ہنسے! مدائن کے تمام دانشور انگشت بدنداں اور متحیر تھے کہ نہ معلوم، اس میں کیا حکمت ہے۔ پھر وہؒ مسجد سے باہر تشریف لائے اور ایک کتے کو فرمایا۔ ادھر آ اور میری بات سن! یہ سنتے ہی وہ کتا دوڑتا ہوا آیا، اور آپؒ کے قدموں پہ سر رکھ دیا۔ آپ نے کتے کو فرمایا:

" جا اور شہر کے تمام کتوں کو میرا یہ حکم سنا دے کہ رات بھر کسی بھی آدمی کو شہر میں آنے جانے نہیں دینا اور نہ ہی ادھر ادھر پھرنے دینا ہے، اگر کوئی ایسا کرے، اسے صبح تک اپنی تحویل میں رکھو۔"

یہ حکم سنتے ہی وہ کتا تمام شہر میں گھوم گیا اور ایک ایک کو اپنے آقا کا حکم پہنچا دیا سبحان اللہ! الحمدللہ!

صبح آپؒ نے سارے شہر کا دورہ فرمایا اور دیکھا کہ جگہ جگہ شہر کے کتے

Marfat.com

چوروں کو قابو میں لیے بیٹھے تھے۔ جب تک آپؓ نے ان کو آزاد کرنے کا حکم نہیں فرمایا، وہ اسی طرح کتوں کی تحویل میں رہے۔

پھر آپؓ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ:

اے مدائن کے لوگو! جب میں تمہارے پاس پہنچا تو تم مجھ پر ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ میں کسی بھی طرح تمہاری حفاظت کے فرض سے عہدہ برآ نہ ہو سکوں گا۔ تم نے دیکھ لیا جس کام کو تم میرے لیے مشکل سمجھتے تھے، وہ اس شہر کے کتوں نے کر دکھایا ہے۔

پھر اس کے بعد مدائن میں مکمل امن قائم ہو گیا اور کبھی چوری کی واردات نہیں ہوئی۔

وما علینا الا البلاغ!

الحمد للہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۷۱۔ یہ سب کیا تھا؟ اور کیوں تھا؟

اس لیے اور صرف اس لیے کہ ہماری اپنی کوئی زندگی نہ تھی اور نہ ہی کوئی مرضی ہوتی تھی، ہم جو کچھ بھی کرتے تھے، اللہ ہی کے لیے اور مخلوق کی اصلاح و فلاح کے لیے کرتے تھے، اجرت و عوضانہ کے لیے نہیں۔ اللہ کی اطاعت کا جلال، شیاطین کو جلا دیتا ہے۔ ہماری مرضی جب اللہ کی مرضی میں مدغم ہو جاتی، اللہ کی ہو جاتی۔ اس حال میں ہم جو کچھ بھی کہتے اسی طرح ہو جاتا، ذرا بھی دیر نہ لگتی۔

الحمد للہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

مرحبا، مکرما، مشرفا

۱۳۷۲۔ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دربار میں ایک مرتبہ

Marfat.com

ایک وفد پیش ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جن صاحب کو آپؓ نے ہمارے ہاں گورنر مقرر فرمایا ہے، ان کے خلاف اور تو کوئی شکایت نہیں البتہ یہ تین شکایتیں ہیں۔

اولاً: وہ رات کے وقت کسی سے نہیں ملتے!

ثانیاً: صبح اپنے گھر سے دیر سے باہر نکلتے ہیں!

ثالثاً: مہینے میں ایک دن تو بالکل ہی نہیں نکلتے اور نہ ملتے ہیں۔

آپؓ نے وفد کی شکایات سن کر انہیں دربار میں طلب فرمایا۔ جو شکایتیں وفد نے کی تھیں، انہیں بتائیں۔ انہوں نے جواب دیا:

میں سارا دن امورِ سلطنت میں مصروف و منہمک رہتا ہوں۔ عبادت کے لیے مجھے کوئی وقت نہیں ملتا، پس میں رات کو اپنے اللہ کی یاد میں محو ہو جاتا ہوں!

نیز عرض کی:

میرے گھر میں کوئی نوکر یا خدمت گزار نہیں، صبح میں اپنے گھریلو کام اپنے ہی ہاتھوں سے انجام دیتا ہوں۔ اس لیے مجھے ذرا دیر ہو جاتی ہے۔

مہینے میں ایک دن اس لیے باہر نہیں نکلتا کہ میرے پاس صرف ایک جوڑا کپڑے ہیں، میں ان کو اس دن دھوتا ہوں اور جب وہ سوکھ جاتے ہیں پہن کر باہر نکلتا ہوں۔ میرے پاس کوئی دوسرا کپڑا ہی نہیں کہ جسے پہن کر باہر نکل سکوں۔ اس پہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے، فرمانے لگے کہ میں نے اِن کے انتخاب میں کوئی غلطی نہیں کی۔

سلف صالحین کے یہ تذکرے اللہ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے اپنے بندوں کی زبانوں پہ زندہ رکھے ہوتے ہیں اور یہی باقیات الصالحات

Marfat.com

ہیں۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیّوم

۱۳۷۳۔ ذکر و اطاعت سے حال اور حال سے جلال پیدا ہوتا ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیّوم

۱۳۷۴۔ جلال جب جوبن پہ آتا ہے، جمال بن جاتا ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیّوم

۱۳۷۵۔ جو چیز کسی بھی قیمت پہ اور کسی بھی بازار میں نہ مل سکے، انمول ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیّوم

۱۳۷۶۔ حرزِ انبیاء علیہم السلام:

دائیں: جبریل علیہ السلام

بائیں: میکائیل علیہ السلام

سامنے: سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اوپر: اللہ جلّ شانہٗ

دیگراں:

دائیں: پیرانِ پیر

بائیں: پیر

آگے: حضرت اقدس و اکمل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اوپر: اللہ جلّ شانہٗ۔

Marfat.com

کلمات:

اللہ حافظی اللہ ناصری

اللہ حاضری اللہ ناظری

اللہ معی فاللہ خیرا حافظا!

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیوم

۱۳۷۷۔ طریقت کے مقامات توورئ الوریٰ ہیں۔ ہمیں تو اتنا بھی پتہ نہیں کہ اللہ ہمیں دیکھتا ہے۔ اگر کوئی ایک اللہ ہی کو حاظر و ناظر مان لے، کبھی کوئی نامعقول حرکات نہ کرے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیوم

۱۳۷۸۔ مادیات کی حیرت انگیز ایجادات شب و روز کی محنت ہی کا ثمرہ ہیں۔ اتنی ہی محنت اگر انسانی کردار کی تعمیر و تشکیل کے لیے کی جاتی، انسانیت کا بول بالا ہو جاتا، مادیات بھی اپنے مقام پہ برقرار رہتی۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیوم

۱۳۷۹۔ جس بندے کو وہ اپنی محبت کے لیے مقبول فرما لیتے ہیں، ساری دنیا سے بالا بخت ہوتا ہے۔ جس دل میں وہ اپنی محبت بھر دیتے ہیں پھر کسی کی بھی محبت اس دل میں سما نہیں سکتی۔ آپ کی محبت کا خمار دونوں عالم سے بے نیاز و بے گانہ کر دیتا ہے اور یہ بندگی کا بلند ترین مقام ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیوم

Marfat.com

۱۳۸۰۔ ایک دیوانہ ایک جنگل میں اپنے آپ سے باتیں کرتا ہوا نہ معلوم کس دھن میں مستانہ وار جا رہا تھا۔ اس نے کسی کی کوئی بات نہ سنی، کسی بات کا جواب نہ دیا، آنکھ تک اٹھا کر نہ دیکھا، کسی بھی طرح کسی اور طرف متوجہ نہ ہوا جیسے کہ کسی نے سنا ہی نہیں ہوتا یا جیسے کہ کسی نے دیکھا ہی نہیں ہوتا۔ وہ کہتے ہیں کہ اُس کی اِن اداؤں نے اگرچہ وہ ان کے حسب حال نہ تھیں، مار ہی ڈالا۔ اس دیوانے کا خرامِ ناز سے اٹھکیلیاں کرتے ہوتے چلے جانا ان سب کو لے دے گیا۔ اللہ اللہ اللہ۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۸۱۔ کسی اللہ کے بندے نے اللہ سے پوچھا کہ یا اللہ ! اگر تو کھانا کھاتا تو کیا کھاتا؟

فرمایا "کھیر"

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۸۲۔ شیطان پرلے درجے کا حاسد، متعصب اور متکبر ہے۔ اپنے کسی مدمقابل کو کچھ بھی نہیں سمجھتا۔ اگر کوئی ماں کا لعل اسے میدان میں ہرا دیتا ہے، اپنی شکست پہ بڑا واویلا کرتا ہے۔ اسی مقام پہ بیٹھا اپنے سر پہ خاک ڈالتا رہتا ہے لیکن قبر تک کسی کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ شب و روز کوئی نہ کوئی تدبیر سوچتا ہی رہتا ہے کہ کس طرح اس سے نمٹوں۔ اللہ کا شکر و احسان ہے کہ اللہ نے اپنے بندوں کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہوا ہے ورنہ شیطان سے محفوظ رہنا عقل و ہمت سے باہر ہے۔ جب تک کوئی شیطان کا عارف نہیں ہوتا، اللہ کا عارف نہیں ہو سکتا۔ شیطان اللہ کی راہ کو روکنے

Marfat.com

والا اللہ کا دشمن ہے، جب تک کوئی اس سے واقف نہیں ہوتا، اللہ کی راہ میں سلامتی سے نہیں چل سکتا اس کے مکرو فریب و عیاری و مکاری کو سمجھنا کافی مشکل ہے۔ بالآخر اس ایک ہی بات پہ اکتفا کریں کہ اس نے پیرانِ پیر محبوبِ سبحانی، غوثِ صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو دھوکا دینے کی پوری کوشش کی۔ ہم تم سب تو ہیں ہی کیا؟

یا حی یا قیوم

اَللّٰھُمَّ احۡفَظۡنِیۡ بِالۡاِسۡلَامِ قَآئِمًا وَّ احۡفَظۡنِیۡ بِالۡاِسۡلَامِ رَاقِدًا وَّ لَا تُشۡمِتۡ بِہٖ عَدُوًّا حَاسِدًا وَّ اللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ مِنۡ کُلِّ خَیۡرٍ خَزَآئِنُہٗ بِیَدِکَ وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ کُلِّ شَرٍّ خَزَآئِنُہٗ بِیَدِکَ۔ امین

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیوم

۱۳۸۳۔ شیطان انسان کی ہر شے پہ ہر وقت پوری طرح متوجہ رہتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں ہر کسی کو، عالم ہو یا جاہل، دھوکا دیتا رہتا ہے۔ کروڑوں میں کسی کو پتہ ہوتا ہو گا کہ اس کے اس قول و فعل میں فلاں چیز شیطان کی طرف سے ہے۔ سالک کے تو یہ ہاتھ دھو کر پیچھے پڑا رہتا ہے۔ اس کی واہیات حرکات اور بہروپیت پہ خوب ہنستا ہے۔

یااللہ یا رحمن! یااللہ یا رحمن!

بے شک ہم جانتے نہیں، اور جانتے نہیں کہ ہم جانتے نہیں، پھر ہم کیا ہیں؟ کچھ بھی نہیں! تیری رحمت کے محتاج ہیں، جھوٹے، ناقص اور بودے۔

Marfat.com

یا اللہ ! جب تک ہم یہ نہیں جانتے کہ ہم نہیں جانتے، ہم کیا جان سکتے ہیں !

یاحی یاقیوم

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیّوم

۱۳۸۴۔ ہجر و وصل میں صرف لذت کا فرق ہوتا ہے۔ جو لذت ہجر میں ہے، وصل میں نہیں۔ کسی کا کسی کے فراق میں گھلنا، ماشاء اللہ ! سبحان اللہ ! کوئی معمولی بات ہے؟

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیّوم

۱۳۸۵۔ انسان کا بہترین لقب خطاکار اور خطاب گنہگار ہے یا انسان کے بہترین القابات و خطابات خطاکار و گنہگار ہیں۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیّوم

۱۳۸۶۔ گنہگار و خطاکار انسان کے دو مقبول الخلاصی القابات و خطابات ہیں لیکن یہ اپنے تئیں گنہگار و خطاکار کہلانا کبھی پسند نہیں کرتا اور جن القابات و خطابات کی بے چارے کو خبر تک نہیں، ان سے منسوب ہو کر پھولے نہیں سماتا۔

قبر میں فرشتے پوچھیں گے، بتا! کیا تو ایسا ہی تھا جیسے کہ لوگ تجھ کو کہتے تھے؟ تو نے تردید کیوں نہ کی؟

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اپنے مقام ہی پہ رکھے اور کسی خرافات میں مبتلا نہ کرے !

Marfat.com

يَاحَيُّ يَاقَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ
اَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ ! آمین !

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیّوم

۱۳۸۷۔ قدرت، معجزہ و کرامت ایک ہی چیز کے مختلف مدارج ہیں۔
اللہ جل جلالہ احد الصمد جب اپنی ذاتِ کبریائی سے کوئی محیرالعقول واقعہ رونما فرماتے ہیں، قدرت کہلاتی ہے۔
اور جب اپنے کسی نبی (علیہ السلام) کے ذریعے کسی غیر معمولی بات کا اظہار فرماتے ہیں، اسے معجزہ کہتے ہیں۔ اور یہ منکروں کے لیے نبوت و رسالت کی دلیل ہوتی ہے۔
اور جب کسی اپنے خاص تعلق والے بندے سے کسی خوارقِ عادات کا ظہور فرماتے ہیں اسے کرامت کہتے ہیں۔ اور یہ ولایت کی حمایت میں ہوتی ہے! یہ تینوں اللہ ہی کی طرف سے اور اللہ ہی کے لیے ہوتی ہیں۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیّوم

۱۳۸۸۔ جب وہ کسی بھی دلیل پہ مطمئن نہ ہوتے، اس نے یہ کہہ کر بات کو مات کر دیا کہ اگر وہ اس کو اُن کی محبت کے جرم کا مجرم قرار دے کر دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیں گے تو وہ لادھڑک دوزخ میں کود جائے گا۔
بے شک اُن کی محبت کے جرم میں دوزخ میں جانا اُن کے بغیر جنت میں جانے سے کہیں بہتر ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیّوم

Marfat.com

۱۳۸۹۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
آدمی جنتیوں کے کام کیا کرتا ہے حتیٰ کہ جنت اور اس میں ایک قدم کا فرق رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے اور وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح بعض آدمی دوزخیوں کے کام کیا کرتے ہیں حتیٰ کہ دوزخ اور ان میں ایک قدم رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے اور وہ جنتیوں کے کام کرنے لگ جاتے ہیں"۔
کسی طاعت پہ ناز مت کر، کوئی طاعت معتبر نہیں، ہو سکتا ہے کل طاعت نصیب نہ ہو۔ اسی طرح کسی بھی معصیت پہ نا امید مت ہو۔ ہو سکتا ہے کل طاعت نصیب ہو!
کسی نیک کی تعریف مت کیا کرو، خواہ مخواہ تعریفوں کے پُل مت باندھا کرو۔ اللہ کی بے پرواہی سے ڈرا کرو، بات بات پہ ڈرا کرو! اور نہ ہی کسی برے کو برا کہا کرو، اس کے لیے نیکی کی دعا کیا کرو۔
ہو سکتا ہے کہ وہ کل کو بُرا نہ رہے، نیک بن جائے۔

وما علینا الا البلاغ

الحمد للہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۹۰۔ **مراقبہ عند الموت:**
اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ:
اللہ تبارک و تعالیٰ ہم پہ سکرات الموت کی سختی آسان فرمائے، آمین!
روح جب تن سے نکلتی ہے:
پہلے ٹانگوں کی جان قبض ہوتی ہے۔ ایک ٹانگ دوسری کو سلام کرتی ہے کہتی ہے" ہم دونوں اس بیچارے کی خادمہ تھیں، اس نے ہمیں اچھے کاموں میں بھی استعمال کیا، برے کاموں میں بھی۔ اب ہم نے پھر

Marfat.com

کبھی نہیں ملنا۔ ہم ایک دوسرے سے سلامتی کے ساتھ جدا ہو رہی ہیں"۔
پھر ٹانگوں کی جان قبض ہو جاتی ہے اور ہاتھوں کی باری آتی ہے۔ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو سلام کرتا ہے"۔ لے بھئی! یہ ہماری جدائی کا وقت ہے" اور جس قسم کا آدمی ہوتا ہے، اسی قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ آدمی نے ہاتھوں سے بہت کچھ کیا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کو قتل تک کیا ہوتا ہے جب وہ سالوں کی رفاقت کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو دعائیں دیتے ہوئے جدا ہوتے ہیں۔
جن بندوں نے اپنے ہاتھوں سے نیک کام کیے ہوتے ہیں، دن رات دین کی خدمت کی ہوتی ہے، اللہ کے لیے، اللہ کی راہ میں تلوار اٹھائی ہوتی ہے، امید سے مرا کرتے ہیں۔ یاحی یاقیوم
بندے نے جتنے قدم اللہ کی راہ میں چلے ہوتے ہیں، وہی قدم اس کی زندگی کے کامیاب قدم ہوتے ہیں۔

یاحی یاقیوم

جب دائیں آنکھ بائیں آنکھ کو سلام کرتی ہے، نہایت گرمجوشی سے اشکبار ہوتی ہے۔ بندوں کی آنکھیں ہر وقت کسی گناہ میں مبتلا رہتی ہیں۔ بہترین آنکھیں وہ ہیں جو اللہ کے لیے رات کو جاگیں۔ اپنے گناہوں پر نادم ہو کر روئیں۔ سب سے بہتر وہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ پُرانوار سے مشرف ہوتیں۔ اس کے بعد روح قبض کر لی جاتی ہے۔

جاندی روح نوں بُت عرضاں کردا
مُڑ کدوں کریں گی موڑے

وما علینا الا البلاغ

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

Marfat.com

۱۳۹۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے عداوت کی تو میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کروں گا اور مجھے اپنے بندے کا مجھ سے قرب حاصل کرنا کسی اور ذریعہ سے اتنا محبوب نہیں جتنا اس سے جو میں نے اس پر فرض کیا ہے اور میرا بندہ ہمیشگی نوافل سے میرے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا وہ کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پیر جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے (کسی چیز کا) سوال کرتا ہے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں اور اگر (کسی چیز سے) پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور مجھ کو کسی چیز سے، جس کا میں کرنے والا ہوں، اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ نفسِ مومن (کے معاملہ) میں ہوتا ہے کہ وہ موت کو برا سمجھتا ہے اور میں اس کی برائی کو برا سمجھتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد سوم ص ۴۲۵، شمارہ ۱۴۱۸)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبویؐ میں کھڑے خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ دفعتاً خاموش ہو گئے۔ پھر یکایک بلند آواز میں فرمایا:

یاساریة الجبل

چنانچہ اس آواز کو سنتے ہی لشکر اسلام نے اپنی پشتوں کو پہاڑ کی جانب سے بڑھنے والے خطرے سے محفوظ کر لیا۔

عمرؓ نے اللہ کی آنکھوں سے دیکھا اور ساریہؓ نے اللہ کے کانوں سے سنا۔

ان آنکھوں اور کانوں سے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اوپر بیان فرمایا ہے۔

Marfat.com

عمرؓ کی آواز اللہ کی آواز بن کر گونجی کہ سینکڑوں میل دور لڑنے والے سپاہیوں نے اسے سنا اور اس پر عمل کیا۔

اللہ کرے، ہمیں بھی ایسی ہی آنکھیں اور ایسے کان نصیب ہوں۔ آمین

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۹۲۔ عصر کے بعد اور اشراق سے پہلے کے اوقات ذکرِ الٰہی کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۹۳۔ **فضل القرآن العظیم:**

قرآنِ کریم سلوک کی منزل کا رہنما ہے۔ سالک کو کبائر سے مطلع کرتا ہے۔ اہلِ سلوک جب بھی قرآن کریم کو کھولتے ہیں "لا" یا "الا" سے اپنے قاری کو مطلع کرتا ہے کہ ایسے مت کر! یا خبردار اگر ایسے کیا۔ اور وہ سالک ہی کے لیے ہدایت ہوتی ہے۔ جتنا قوی عمل، اتنا ہی قوی شیطان سالک کے ہمراہ ہوتا ہے۔ جب تک کبائر و صغائر سے باز نہیں آتا، ہدایت جاری رہتی ہے اور یہ قرآن کریم کا کرم ہے کہ اسے ڈھیل پہ ڈھیل دیے جاتا ہے۔ سالک کے دل پہ جب "اللہ معی" کا راز منکشف ہو جاتا ہے اور وہ مکروہات و واہیات حرکات سے تائب ہو کر کلیتاً باز آجاتا ہے، منزل کے انوارات کا نزول ہونے لگتا ہے، کسی اور طرح کبھی نہیں۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

Marfat.com

۱۳۹۴۔ اللہ کریم ہیں۔ اللہ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی کریم ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن عظیم بھی کریم ہے۔ اور یہ کرم ہی کا صدقہ ہے کہ جب تک کسی کو پورے کے پورے راہِ راست پہ نہیں لے آتے، ہدایت جاری رہتی ہے۔ فوراً ہی گرفت نہیں کی جاتی، ڈھیل پہ ڈھیل دی جاتی ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۹۵۔ بارہ سال سلوک کی ایک منزل ہے۔ ایک آدمی ایک ہی حال میں بارہ سال رہا۔ پھر دوسرا دور شروع ہوا۔ اس میں بھی وہ اسی حال میں رہا پھر تیسرا دور شروع ہوا۔ اس میں بھی اس کا حال نہ بدلا گویا اتنی طویل مدت وہ کُھرجی میں رہا۔ نیچے گھوڑا، اوپر سوار، اور سوار کی رانوں کے نیچے کھرجی۔ پھر ایک دن اللہ کی رحمت جوش میں آئی، اور اس کا رب کریم اس کی طرف اپنے فضل و کرم سے متوجہ ہوا۔ اسی وقت اس کا حال بدل گیا۔ گزشتہ منازل کے تمام جرائم اور ان کی پردہ دری پیش ہوئی۔ اس وقت اس کے پاس اس کے سوا کوئی راہ نہ تھی کہ وہ صدق دل سے **قالوابلی** کے اقرار کی تجدید کرتا، یومِ میثاق کے اقرار کو عملی جامہ پہناتا۔ ویسے تو ہر کوئی ہر روز سجدے پہ سجدے کیا کرتا ہے۔ جب کوئی صدق دل سے تائب ہو کر اللہ کے حضور میں سجدہ ریز ہوتا ہے، بارگاہِ ربِّ ذوالجلال و الاکرام میں مقبول ہوتا ہے۔ جب اس نے کہا یا اللہ ! میری توبہ ! مجھ کو بخش دے، اسی وقت قبول فرمالی۔ گویا نامۂ اعمال پہ لکیر پھر دی۔

Marfat.com

سیات، حسنات میں بدل دیے۔ جس معیت کی جستجو میں وہ سرگرداں تھا، طاری ہو گئی۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۹۶۔ یہ سعید و رشید منزل سبحانی تھی ورنہ اگر وہ اللہ کی طرف سے نہ ہوتی اور اللہ کو پسند نہ ہوتی تو وہ اتنی طویل مدت کیونکر کسی ایک ہی حال میں گزار سکتا تھا۔ یہ منزل، یہ حال، یہ مقام اللہ ہی کی طرف سے اور حکمت پہ مبنی تھا۔ اگر اس کے ساتھ ایسا نہ ہوتا اور ایسا نہ ہوتا، آتے ہی گدّی پہ بٹھا دیا جاتا، فقر کی منزل کے اسرار و رموز کے نکات سے واقف کیوں کر ہوتا؟ شیطان اسے اپنی ہتھیلی پہ نچاتا آسمان تک لے جاتا، پھر وہاں جا کر یہ کہتا ابے میرے پٹھے! اب تو ہی بتلا کہ کس بل پہ تجھ کو پھینکوں"۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس سمندر میں بھرے ہوئے بیڑے غرق ہوتے اور جو بھی بیڑا ترا اور کنارے پہ لگا، اللہ ہی کے فضل و کرم سے بنّے لگا۔

اللہ حافظی، اللہ ناصری، اللہ حاضری، اللہ ناظری

اللہ معی، فاللہ خیرا حافظا

وما علینا الا البلاغ

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۹۷۔ اس نے کہا کہ اربعہ عناصر کی یہ جنگ پوری آب و تاب سے تلبوت میں سالوں جاری رہی۔ شیطان اپنے جری لشکر کے ہمراہ اس کے مدمقابل رہا۔ اس نے اس پر ستر ہزار حملے کیے، جب بھی وہ حملہ کرتا، وہ اس کے ساتھ ہوتے۔ تمام تیروں کو اپنی ڈھال پہ دبوچتے۔ جب وہ کسی بھی حملہ میں

Marfat.com

کامیاب نہ ہوا، گتھم گتھا ہونے کے لیے میدان میں کود پڑا۔ بے دھڑک کود پڑا۔ پھر وہ دونوں ایک دشت میں دست و گریباں ہوتے اور دونوں کی یہ جنگ دیکھنے کا ایک دلکش منظر تھی۔

ایک نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ جنگ کی یہ داستان دلوں کو گرماتے جارہی ہے۔یہ جنگ کہاں ہوئی؟ کہا، ایک سنسان جزیرے میں۔ پھر پوچھا، وہ جزیرہ کہاں ہے؟ کہا قلزم میں، تیسری بار پوچھا کہ قلزم کہاں ہے؟ کہا کوہ قاف میں۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۹۸۔ ویسے تو بادشاہوں کی جنگ کبھی ختم نہیں ہوا کرتی، کسی نہ کسی رنگ میں جنگ جاری رہا کرتی ہے حتیٰ کہ قبروں میں جاسمائیں۔ اس میدان میں اللہ نے اپنے دین کے دشمن کو گھٹنوں کے بل گرایا، منہ کے بل لٹایا اور ناکامی کے کلنک کا ٹیکہ اس کے ماتھے پہ لگایا۔ اس نے اپنی ناکامی کی شرمندگی میں اپنی ناک پہ خاک اور سر پہ راکھ ڈالی۔ جہاں اس نے شکست کھائی تھی، وہیں بیٹھا اپنے سر پہ راکھ ڈالتا رہا۔

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث

اصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین-امین!

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۳۹۹۔ اللہ اکبر الاکبر اللہ بڑا ہے، بہت ہی بڑا، ہر بڑے سے بڑا جو جنگ اللہ ہی کے لیے لڑی جاتی ہے، فتحیاب ہوتی ہے۔ اللہ مالک الملک، قوی العزیز اور قادر المقتدر ہے، اللہ کے سامنے کون کھڑا ہونے کی

Marfat.com

تاب لا سکتا ہے؟

خناس و شیطان کی جنگ عالمی جنگ سے کہیں زیادہ پیچیدہ، مشکل، خوفناک و خطرناک ہوتی ہے روح کو رحمٰن کی حمایت حاصل ہوتی ہے اور نفس کو شیطان کی۔ شیطان لعین و ملعون و راندہ درگاہ ہے، رحمٰن کی حمایت پہ حاوی نہیں ہو سکتا۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحیّ القیوم

۱۴۰۰۔ جو کام اللہ کے لیے کیے جاتے ہیں، کبھی نہیں بگڑتے، کامیاب ہوتے ہیں۔ جو دوستی اللہ کے لیے کی جاتی ہے، اللہ کے سوا کوئی اور غرض و غایت نہیں ہوتی، ہمیشہ قائم رہتی ہے، کبھی ختم نہیں ہوتی۔ جو دشمنی اللہ کے لیے کی جاتی ہے، اسے اللہ کی پوری حمایت حاصل ہوتی ہے۔ جو خیرات اللہ کے لیے کی جاتی ہے، نام و نمود سے پاک ہوتی ہے۔ مقبول ہوتی ہے۔ کڑوی بیل کی طرح پھلتی اور پھولتی ہے۔ سدا ہری بھری رہتی ہے، کبھی نہیں مرجھاتی۔

جو بیڑے اللہ ہی کے توکل پہ سمندر میں ٹھیلے جاتے ہیں، صحیح و سلامت ساحل پہ پہنچ جاتے ہیں، کسی گرداب میں کبھی نہیں پھنستے اور نہ ہی کوئی موج انہیں ڈبو سکتی ہے۔ جو زندگی اللہ کے کاموں کے لیے اللہ کی بارگاہ میں پیش کر دی جاتی ہے، کبھی ضائع نہیں کی جاتی، نگار خانۂ دہر میں نمونے کا مقام رکھا کرتی ہے۔ جو کام اللہ ہی کے توکل پہ شروع کیے جاتے ہیں، اللہ ہی ان کے وکیل و کفیل و نصیر ہوتے ہیں، کسی بھی معاملہ میں کسی اور کے محتاج نہیں ہوتے۔ ماشاء اللہ بخیر و احسن سر انجام پاتے

Marfat.com

ہیں۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۴۰۱۔ ایمان مومن کا معاون اور توکل متوکل کا متکفل ہوتا ہے۔

انی توکلت علی اللہ ربی و رب کل شیء و ملیکہ

اللھم اجعلنی ممن توکل علیک فکفیتہ و استھدک فھدیتہ واستنصرک فنصرتہ

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۰۲۔ سعادت شجر، شہادت ثمر ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۴۰۳۔ حرام کی کمائی میں برکت نہیں ہوتی جس راستے سے آتی ہے، اسی راستے چلی جاتی ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۴۰۴۔ حلال کی کمائی کا لقمہ قوت، صحت و رفعت کے لیے کافی ہوتا ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۴۰۵۔ اتفاق نیکی کی اور نفاق بدی کی جڑ ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

Marfat.com

۱۴۰۶۔ مقروض کی خیرات نہیں لگا کرتی، مقروض پہلے اپنا قرض ادا کرے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

۱۴۰۷۔ فرائض بمنزلہ قرض اور نوافل بمنزلہ خیرات ہیں۔ ہزاروں نوافل بھی ایک فرض کی ادائیگی کے لیے کافی نہیں ہوتے۔ جو باتیں اللہ نے بندوں پہ فرض کی ہیں، پورا کر کے پھر آگے چلیں۔

اگر کوئی ہر نماز کے آگے یا پیچھے فرض نمازیں جو قضا ہو چکی ہوں، دہرائے، ہزاروں نوافل سے زیادہ ثواب پائے۔ مثال کے طور پہ ظہر کے چار فرض ہیں، ظہر کی نماز سے پہلے یا بعد میں چار فرض قضا عمری پڑھ، یعنی ظہر کی جو نمازیں تیری قضا ہو گئی ہوں، اسے دہرا۔ کسی بھی آدمی کو صحیح معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی کتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں۔ پس اس حال میں ساری عمر فرض نماز کے ساتھ قضا فرض نماز کو دہرانا فرائض کی ادائیگی کی سہل ترین بہترین سبیل ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

فاللہ خیر الرازقین

الحمد للحی القیوم

۱۴۰۸۔ ساری خدائی خدا ہی کی مخلوق ہے۔ عاجز و ناتوان، بے کس و بے بس، مجبور و محکوم۔ کسی بھی مخلوق کو کسی بھی مخلوق پہ کسی بھی قسم کی کوئی قدرت حاصل نہیں، مگر اللہ کے حکم سے، فقط اللہ کے حکم سے۔ جب تک حکم نہیں ملتا، کوئی کچھ بھی کرنے پہ قدرت نہیں رکھتا۔ اللہ کا حکم سدا جاری ہے۔ ہر جا جاری ہے۔ کسی کو بھی دم مارنے کی جرأت نہیں۔ یہاں

Marfat.com

تک کہ جبریل کو بھی نہیں۔

الحمدللہ رب العلمین

فاللہ خیر الرازقین

الحمد للحی القیوم

۱۴۰۹۔ اللہ تبارک و تعالیٰ احد الصمد، قوی العزیز، جبار القہار، قادر المقتدر اور مالک الملک ہے۔ ساری خدائی مل کر خدا کو کچھ نہیں کر سکتی، نہ نفع پہنچا سکتی ہے، نہ نقصان۔ خدائی جب خدائی کا دعوی کرتی ہے، خدا ہنستا ہے۔ ہاتھی کے مقابلے میں کسی ہاتھی کو نہیں، ایک چھوٹی سی چڑیا کو حکم دیتا ہے کہ اس سرکش کو ملیامیٹ کر دو اور یہ خدا کی قدیم عادت ہے۔ ساری خدائی کے لیے خدا کا ایک اشارہ کافی ہے۔ ہر شے کا ہونا نہ ہونا اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ جسے اللہ دے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ جسے نہ دے، اسے کوئی دے نہیں سکتا، جسے عزت دے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ جسے ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں بخش سکتا۔
کوئی بھی اللہ کی کسی بھی چیز کو کبھی گرا نہیں سکتا، مٹا نہیں سکتا، سرا نہیں سکتا، دبا نہیں سکتا، بھگا نہیں سکتا، دھمکا نہیں سکتا، بہکا نہیں سکتا، اور نہ ڈرا سکتا ہے، اللہ اپنے کاموں کا آپ ہی وکیل و کفیل و نصیر ہوتا ہے۔

الحمدللہ رب العلمین

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۱۰۔ اللہ بڑا ہے، بہت بڑا ہے، بہت ہی بڑا، رحمٰن و رحیم، حی القیوم، ذوالجلال والاکرام۔ اپنے بندے سے کچھ بھی نہیں چاہتا مگر یہ اور صرف یہ کہ بندہ صدق دل سے یہ کہہ دے کہ یا اللہ! تو میرا رب وحدہٗ لاشریک

Marfat.com

اور میں تیرا عاجز و مسکین، گنہگار و خطا کار بندہ ہوں، تیرے سوا، تیری قسم، تیرے اِس بندے کا نہ کوئی دوسرا رب ہے، اور نہ ہی یہ کسی اور رب کا بندہ ہے۔ یا اللہ ! تیرا یہ ناچیز بندہ تیری ذات و صفات میں کسی کو مطلق شریک نہیں ٹھہراتا۔ اس وقت یہ بندہ بے شک اللہ کی رحمت کی آغوش میں ہوتا ہے۔ یہ اللہ کا اور اللہ اس کا ہوتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۱۱۔ علم سیکھا جاتا ہے، حکمت سکھائی جاتی ہے۔
علم کسبی اور حکمت وہبی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۱۲۔ علم کا وجود ہوتا ہے۔ علم کا وجود اپنے شہود سے عمل ظاہر کیا کرتا ہے۔ تسلسل عمل سے عمل کا وجود قوی و محکم ہو کر عامل کا معین و معاون ہوتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۱۳۔ ناغہ عمل کو ناقص، اور ناغے عمل کو باطل کرتے ہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

Marfat.com

۱۴۱۴۔ سلوک کی جس منزل میں قرآن کریم کی منزل نہیں ہوتی، پُرکیف نہیں ہوتی۔

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۱۵۔ قرآن کریم کی تلاوت قوی العمل ہے۔ قرآن کریم نور ہے۔ قرآن کریم سلوک کی منزل کی روشنی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت اللہ ہی کی توفیق سے کی جاسکتی ہے۔

باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کسی قسمت والے ہی کو عنایت ہوتی ہے۔ ذرا سی غلطی پہ قرآن کریم کی تلاوت کی توفیق چھین لی جایا کرتی ہے گویا قرآن کریم کے قاری کو فوراً ہی گناہ کی سزا دی جایا کرتی ہے۔ جتنے دن کی سزا ہوتی ہے، تلاوت سے محروم رہتا ہے۔ سزا جب ختم ہو جاتی ہے، تلاوت کی توفیق لوٹا دی جاتی ہے۔ سبحان اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کے انوارات کے کیا کہنے! مثلاً جیسے کہ اللہ نے جبریلؑ کو سنایا یا جیسے کہ جبریل علیہ السلام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا یا جیسے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سنایا پھر درجہ بدرجہ اللہ کے بندوں نے اللہ کے بندوں کو سنایا۔ قرآن کریم کی تلاوت ایسے ہے جیسے کہ کسی نے اللہ سے بالمشافہ گفتگو کی، ماشاء اللہ! الحمد للہ۔

قرآن کریم کی تلاوت کے نور کا جلال جنات و شیاطین کو جلا دیتا ہے، کوئی بھی تاب نہیں لاسکتا۔

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

Marfat.com

۱۴۱۶۔ جنت کا معیار اتنا بلند ہے کہ کوئی بھی آدمی عمل کے اعتبار سے جنت کا مستحق نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی جنتی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ جنت اللہ کی عطا ہے، اللہ جسے چاہے عطا کرے۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۱۷۔ شکوہ بندوں کی عادت بن چکا ہے۔ غور سے سوچیں تو تندرستی اور آزادی زندگی کی دو بڑی نعمتیں ہیں۔ ہر کسی کو حاصل ہیں۔ ہم ان کا شکر نہیں کرتے، نہ ہی قدر کرتے ہیں۔ تندرستی کی قدر بیمار کو اور آزادی کی قدر قیدی کو ہوتی ہے۔ بیمار کو صرف صحت کی طلب ہوتی ہے، اس کی نظروں میں کوئی اور نعمت صحت سے بہتر نہیں ہوتی۔ اسی طرح قیدی جب آزاد بندوں کو پھرتے دیکھا کرتا ہے، حسرت زدہ ہو کر آرزو کرتا ہے۔ کاش، وہ بھی آزاد ہوتا اور اپنی مرضی سے جہاں چاہتا، جا سکتا۔ الحمد للہ کلمہ شکر اور بہترین دعا ہے۔

ہر نعمت پہ الحمدللہ رب العلمین ! ماشاء اللہ ! کہنے کی عادت بنالیں اور حاضر دل سے اللہ کی نعمتوں کا شکر کریں۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۱۸۔ پردہ پوشی اللہ کی بہت بڑی صفت ہے۔ ساری مخلوق کے سارے گناہوں کو دیکھتا ہے، پردہ پوشی فرماتا ہے، رسوا نہیں کرتا۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۱۹۔ بندوں کی روزی مقدور ہے۔ رازق کے سوا کسی کو بھی رزق پہ کوئی

Marfat.com

تصرف حاصل نہیں۔ جتنی روزی اللہ نے اپنے بندے کی قسمت میں لکھی ہوتی ہے کھا کر مرتا ہے۔ اپنی روزی کا ایک بھی دانہ چھوڑ کر نہیں مرتا۔ روزی روز ملتی ہے، کم و بیش نہیں ہو سکتی۔ البتہ جس روزی میں اللہ برکت ڈال دیتے ہیں، اگرچہ تھوڑی ہو، کبھی ختم نہیں ہوتی۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۲۰۔ عقیدت، ادب، اطاعت اور خدمت، کبھی ناکام نہیں ہوتیں۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۱۴۲۱۔ محبت فطرت ہے، فطرت کبھی محبت کو نہیں ٹھکراتی اگرچہ وہ ایک کتے کے دل میں ہو۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۱۴۲۲۔ ایک حاجی کعبے کی چوکھٹ کو تھامے یہ کہہ رہا تھا:

اے میرے رب! میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ جس اخلاص سے مجھ کو تیرے اس در پہ حاضر ہونا چاہیے تھا، مجھ میں نہیں۔

میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ جس قسم کا زادِ راہ مجھ کو تیری راہ میں خرچ کے لیے لانا چاہیے تھا، میرا ویسا نہیں۔

میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ مجھ کو جو کام تیرے در پر آکر کرنے چاہییں تھے، نہیں کیے۔ البتہ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میں کتنا پینڈا کر کے تیرے در پہ پہنچا ہوں، تو مجھ پہ راضی ہو جا اور مجھ کو بخش دے۔

آمین۔

حاجی کے اس آخری جملہ پہ حجاج پہ رِقّت طاری ہو گئی۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

Marfat.com

۱۴۲۳۔ لِلّٰھیت فقیروں کا آبائی ورثہ ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں جو کچھ بھی کیا کرتے ہیں، اجر و اجرت سے بے نیاز ہو کر اللہ ہی کے لیے کیا کرتے ہیں، کوئی اور غرض و غایت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اللہ کے فقیروں کے بغیر کسی دوسرے کو لِلّٰھیت کے مقام پہ گزر ہوتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

الحمد للحیّ القیّوم

۱۴۲۴۔ بدی کے بعد نیکی بدی کا کفارہ ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم

۱۴۲۵۔ بندوں کے دل پتھر سے بھی سخت ہوتے ہیں۔ اللہ کے ذکر کے سوا کسی اور چیز سے کبھی نرم نہیں ہوتے۔ بے شک ذکر الٰہی دل کے جملہ امراض کا علاج اور اللہ کے ساتھ دوستی کی جڑ ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۲۶۔ ولایت، نبوت کی قائم مقام اور نبوت حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کی ہدایت و رہنمائی کی ضامن و ذمہ دار ہوتی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۲۷۔ مخمور ہو کر سونا اور مسرور ہو کر اٹھنا ہونہار بچوں کی دو فطری حالتیں ہوتی ہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۲۸۔ اللہ سے تعلق ہر تعلق سے مستغنی و بے نیاز کر دیتا ہے۔ جتنا کوئی اللہ

Marfat.com

کے قریب ہوتا ہے اتنا ہی دنیا سے دور ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۲۹۔ حق کا انکار، اور باطل کا اقرار، عین کفر ہے۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۳۰۔ ایک دیوانہ دنیا سے تنگ آ کر جنگل میں جا بسا۔ اس کی ایک ہرن سے دوستی ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ ہرن دن رات بھاگا بھاگا پھرتا رہتا ہے نہ دن کو آرام کرتا ہے نہ رات کو۔ ایک دن اس نے ہرن سے پوچھا۔ میں نے تجھے کبھی رات کو سوتے اور دن کو آرام کرتے نہیں دیکھا، تو کس حال میں مبتلا ہے؟

ہرن نے جواب دیا:

اللہ نے میرے اندر مُشک رکھا ہوا ہے، میں اِس مُشک کی مہک کے خمار میں شب و روز مست رہتا ہوں۔ نہ مجھے نیند آتی ہے، نہ تھکتا ہوں۔ نافہ کی بھینی بھینی خوشبو میرے تن و من میں اس قدر سرایت کر چکی ہے کہ میں اس کے نشے میں مدہوش رہتا ہوں۔

پھر اس ہرن نے اپنے دوست دیوانے سے پوچھا۔ یہ بات جو تو نے مجھ سے پوچھی ہے۔ کئی دن ہوتے، میں تجھ سے پوچھنے کو تھا۔ تو کہتا ہے کہ تو اللہ کی یاد کے لیے بستی سے جنگل میں آیا، تو اللہ اللہ تو کرتا ہے لیکن اللہ کی جستجو میں دیوانہ وار نہیں پھرتا۔

ہرن نے دیوانے سے کہا کہ:

میرے اندر مشک ہے اور تیرے اندر اللہ۔ میں مشک کے نشے میں

Marfat.com

مدہوش رہتا ہوں اور تجھے اللہ کا پتہ ہی نہیں۔ دیدار کی تمنا کا شوق تجھے اللہ کی ملاقات پہ مجبور کیوں نہیں کرتا؟ تم اس کی جدائی میں بے چین کیوں نہیں رہتے؟

ہرن کی یہ ملاقات کایا پلٹ ثابت ہوئی۔

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۳۱۔ تیرا دلبر دل میں ہے۔ تیرے دل کو پتہ نہیں۔ ہر دل میں دلبر ہے، کوئی بھی دل دلبر سے خالی نہیں۔ لیکن کسی بھی دل کو یہ پتہ نہیں کہ وہ دل میں ہے۔ اگر یہ راز ہر کسی پہ منکشف ہو جائے کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے۔

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ کی تشریح میں صوفیائے عظام نے اکثر یہی کہا

چپ کر دڑ وٹ جا نہ عشقے دا کھول خلاصہ
چھڑی لیہہ جاؤ گی لوکاں دا ہو جاؤ ہاسا

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۳۲۔ آندھی جب آجاتی ہے، چل کر رہتی ہے اور آندھی سے تمام درخت نہیں، کہیں کوئی شاخ ٹوٹا کرتی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

Marfat.com

۱۴۳۳۔ جو پامالِ ناز ہوا، سرفراز ہوا۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۳۴۔ امرا حرص کے غلام اور فقرا۔ حرص کے حاکم ہوتے ہیں۔ حرص کو ایک ناچیز لونڈی سمجھ کر کبھی بھی (دل کے) اندر داخل ہونے نہیں دیتے۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۳۵۔ فقرا سوکھی روٹی کھا کر شکر کرتے ہیں اور امرا۔ کھانوں کے پکوان پہ شکوہ۔ معدہ کی جملہ امراض روغنی غذاؤں کی پیداوار ہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۳۶۔ جو بھیڑ ریوڑ سے علیحدہ ہو جاتی ہے، بھیڑیے کا شکار ہو جاتی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۳۷۔ سارا مال کسی کا بھی پاک نہیں ہوتا، اگرچہ مزدور کا ہو۔ زکوٰۃ و صدقات و خیرات، ہی مال کو پاک کیا کرتے ہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۳۸۔ نعمت کے چھننے پہ افسوس ہوا کرتا ہے، نہ ملنے پہ نہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۳۹۔ کبھی ناپاک پرندوں کا بھی کسی نے شکار کیا! شکاری پاک پرندوں ہی

Marfat.com

کے پیچھے مارے مارے پھرا کرتے ہیں۔ پرندہ اپنی جان کو بچانے کی پوری کوشش کرتا ہے لیکن جب مار لیا جاتا ہے پھر اس کی ایک ہی تمنا ہوتی ہے کہ صیاد اسے اپنی ہنڈیا میں پکالے اور کھالے۔ پھر یہ سوچ کر کہ اس کی جان ایک جان کے کام آئی، خوش ہو جاتا ہے۔ یہی ایک زندگی کا مقصد ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۴۰۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

جس شخص نے ہر روز ایک بار یہ کہا سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ۔ سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ۔ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الرُّوْحِ۔ سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی، سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی۔

تو وہ شخص موت سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا یا کسی اور کو دکھا دیا جائے گا۔

(کنز العمال۔ جلد اول ص ۲۰۵، شمار ۳۸۹۸)

تسبیحات کے بے شمار صیغہ جات ہیں۔ یہ صیغہ سرِ فہرست رائج فِی الدار الاحسان، اور بلوغ الی المرام ہے۔ ماشاء اللہ۔

اپنے قاری کو مطمئن کر دیتا ہے، مسرور کر دیتا ہے اور مخمور کر دیتا ہے ماشاء اللہ۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۴۱۔ نفس کی بے آرامی اور بے قدری دل کی بیداری کا واحد ذریعہ ہے۔ نفس

Marfat.com

جب اللہ کی راہ میں بے آرام ہو جاتا ہے، بے قدر ہو جاتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے سویا ہوا دل بیدار ہو جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۴۲۔ جو بھی اپنے مالک کے لیے بے آرام ہوا، بے قدر ہوا۔ مالک نے اس کی وفاداری پہ اسے مقتدر کیا۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۴۳۔ کیا اللہ کو اپنے اس بندے کی، جو اس کی راہ میں بے آرام ہوا اور بے قدر کوئی بھی پرواہ نہیں ہوتی؟ یہ پرواہ تو ایک لکڑے کو بھی ہوتی ہے۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

۱۴۴۴۔ دین اپنے داعی کی توہین پہ، اگرچہ وہ حکمت پہ مبنی ہوتی ہے، آنسو بہاتا ہے، اللہ کی بارگاہ رب ذوالجلال و الاکرام میں استغاثہ کرتا ہے، وکالت کرتا ہے۔ اللہ کی راہ میں نکلنے اور سفر کرنے والے دین کے مبلغ کی ہر شے جان، مال، عزت اللہ ہی کے حوالے ہوتی ہے۔ جو اس راہ میں جتنا بے قدر ہوا، اتنی ہی اللہ نے اس کی قدر کی۔

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

(جاری ہے)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ [illegible] اللہم صل [illegible] سیدنا و مولانا محمد
[illegible]
[illegible]

موجودہ شمارہ میں

اسماء النبی الکریم ﷺ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۰۸۔ سیدنا الامین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۹۔ سیدنا اَمَنَۃ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۰۔ سیدنا الاَمَنَۃ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۱۔ سیدنا اَمنَعُ النَّاس صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۲۔ سیدنا الاُمّی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۳۔ سیدنا الاَمِرُ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۴۔ سیدنا الاَمِینُ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۵۔ سیدنا اَنجَدُ النَّاسِ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۶۔ سیدنا اَنعَمُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

الأمن

سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار **امن والے** درود سلام بھیجو ان پر

إشارة إلى قوله ،
" وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط " (سورة المائدة ٦٧)

اِشارہ ہے اِس آیت کی طرف:
" اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔"

و إشارة إلى قوله ،
" وَ اِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ط هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○
(سورة الانفال ٦٢)

اور اِشارہ ہے اِس آیت کی طرف:
" اور اگر وہ آپ کو فریب دینا چاہیں تو بیشک اللہ آپ کے لیے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے آپ کو اپنی امداد سے اور مسلمانوں سے قوت دی۔"

وسمی به صلی اللہ علیہ وسلم لان الله تعالى أمّنه يوم القيامة فقال تعالى ، (يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ) و الحكمة

یہ اسم گرامی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اللہ وحدہٗ لاشریک قیامت کے دن آپ کو امن عطا فرمائے گا جس طرح کہ اللہ وحدہٗ لاشریک نے سورۂ تحریم میں

Marfat.com

فی ذلك أن یسرع
إلی شفاعة امته اذا
قال سائر النبیین،
نفسی نفسی ، ولو لم
یؤمنه كان مشغولا
كغیره من الانبیاء
(سبل الھدٰی ج ۱ ۔ص ۵۳۵)

آیت نمبر ۸ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
اس دن اپنے نبی کو ذلیل نہیں کریگا
اور اس میں حکمت یہ ہے کہ آپ اپنی
اُمت کی شفاعت کی طرف توجہ فرمائیں گے
حالانکہ باقی تمام پیغمبر نفسی نفسی پکاریں
گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو امن
نہ دیا ہوتا تو آپ اور پیغمبروں کی
طرح نفسی نفسی میں مشغول ہوتے۔

ولانه صلى الله عليه وسلم
كان امنا من شر
الخلق و كيدهم لان
الله تعالیٰ عصمه من
الناس وحماه منهم۔
(سبل الھدٰی ج ص ۵۳۵)

اور اس لیے بھی کہ آپ لوگوں
کے شر اور مکر سے محفوظ رہے کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں سے
بچایا اور آپ کی حمایت فرمائی۔

Marfat.com

سیدنا أمنة صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار امین بنائے گئے درود سلام بھیجئے ان پر

إشارة إلى قوله :

"مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝"

(سورة التكوير ۲۱)

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال رفع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم رأسه الی السماء فقال ، وكان كثيرا مما يرفع رأسه الى السماء فقال النجوم امنة للسماء فإذا ذهبت النجوم اتى السماء ما توعد وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت انا اتى اصحابی

اشارہ ہے اس آیت کی طرف،

"وہاں اُن کا کہا مانا جاتا ہے اور وہ امانت دار ہیں"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر اوقات آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، پھر فرمایا ستارے آسمان کا امن ہیں، جب تارے ختم ہو جائیں گے تو قیامت برپا ہو گی اور میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے امن ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر وہ وقت آجائیگا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے"

Marfat.com

ما یوعدون و اصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون.

(الصحیح لمسلم ج۲-ص۳۰۸)

اراد بوعد اصحابہ الفتن وکذا بوعد الامۃ و الاشارۃ فی الجملۃ الی مجئ الشر عند ذھاب اھل الخیر فانہ ﷺ کان یبین لھم ما یختلفون فیہ فلما توفی اختلف الاھواء وکانت الصحابۃ یستندون الامر الی الرسول ﷺ فی قولہ اوفعلہ او دلالۃ حالہ فلما فقدوا قلت الانوار و قویت مظالم -

(مجمع البحار الاخارج ص۵۴۲)

اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری اُمت کیلئے امن ہیں جب میرے صحابی رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے تو میری اُمت کے پاس وہ چیز آئیگی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس وعدہ آنے کا مقصد فتنے ہیں۔ اسی طرح اُمت کے پاس وعدہ آنے کا مقصد بھی فتنے ہیں۔ اس جملہ میں اشارہ ہے کہ نیک لوگوں کے چلے جانے سے شر پھیلتا ہے، کیونکہ حضورِ اقدس ﷺ، صحابہ کرام میں جو اختلاف ہوتا تھا وہ بیان فرما دیا کرتے تھے، جب آپ نے وفات پائی تو خواہشات میں اختلاف رُونما ہوا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو اپنے لیے حضورِ اقدس ﷺ کے قول یا فعل یا تقریر کو سند سمجھتے تھے جب انہوں نے آپ کو گم پایا تو انوار میں کمی واقع ہوئی اور اندھیرے زیادہ پھیل گئے۔

Marfat.com

الأمنة

سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — پکے امانت دار — درود و سلام بھیجو ان پر

والامنة بضم الهمزة وفتح الميم وبفتح الهمزة ايضاً الوافر الامانة الذى يؤتمن على كل شئ وسمى صلى الله عليه وسلم بذلك لأن الله تعالى استأمنه على وحيه أو الحافظ أى حافظ لأصحابه يدفع به الله قيل من البدع وقيل من الاختلاف والفتن ولاينا فى هذا قوله صلى الله عليه وسلم (اذا اراد الله بامة رحمة قبض نبيها قبلها ، لاحتمال

الامنة ہمزہ کے ضم اور میم کی فتح کے ساتھ اور ہمزہ کے فتح کے ساتھ بھی آیا ہے۔ پورے امانت دار جن پر ہر چیز میں اعتماد کیا جائے۔ یہ اسم گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی پر امین بنایا یا بمعنی نگہبان کے یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نگہبان تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے بدعتوں اور اختلاف اور فتنوں کو دور کرتا تھا اور یہ نام اس حدیث کے منافی نہیں ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ان يكون المراد برحمتهم امنهم من المسخ والخسف ونحو ذلك من أنواع العذاب وباتيان ما يوعدون من الفتن بينهم بعد ان كان بابها منسداً عنهم بوجوده ﷺ او معنى الامن كما فى قوله تعالىٰ ﴿إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ﴾ وسمى به ﷺ لانه امان المؤمنين من العذاب والكافرين من الخسف والعقاب۔

(سبل الهدى ج١ ص٥٣٢)

کسی اُمت کے ساتھ رحم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو انکی زندگی میں نبی کو اپنے پاس بُلا لیتا ہے"۔ اور رحمت سے مُراد ان کا شکلیں بگڑنے، زمین میں دھنس جانے یا اِس قسم کے دیگر عذابوں اور ان کے درمیان برپا ہونے والے فتنوں سے امن پانا تھا جس کا دروازہ آپ کے وُجود مبارک کیوجہ سے بند کردیا گیا۔

اِس لفظ کے دُوسرے معنی ہیں امن، جس طرح اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک سورت انفال آیت نمبر ۱۱ میں فرماتا ہے "جب تم کو اللہ تعالیٰ نے اُونگھ سے ڈھانک دیا تھا یہ اسکی طرف سے امن تھا" اور حضور اقدس ﷺ کا یہ اسم گرامی اس لیے رکھا گیا کہ آپ مومنوں کیلیے عذاب سے امان تھے اور کافروں کیلیے شکلیں بگڑنے اور (دنیوی زندگی میں) پکڑ سے امان تھے۔

Marfat.com

سیدنا امنع الناس صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ بارعب درود وسلام بھیجو ان پر

قال حسان بن ثابتؓ ،
و امنع ذروات
و اثبت فی العلا
دعائم عز
شامخات تشید۔ "

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ، " رعب کے پہاڑ اور بلندی میں ثابت ، عزت کے ستون اونچے بلند مضبوط۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۵ ۔ ص ۲۸۱)

عن کعب بن مالکؓ
قال العباس بن عبدالمطلب
رضی اللہ عنہ ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم
منا حیث قد علمتم
وقد منعنا من قومنا
من هو علی مثل رأینا
فیه وهو فی عز من
قومه ومنعة فی بلده۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۴۶۱)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے لَیْلَۃُ الْعَقَبَہ کے موقع پر انصار کو مخاطب کر کے فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ جو ہم سے ہے وہ آپ جانتے ہیں۔ آپ کو ہم نے اپنی قوم سے محفوظ رکھا ہوا ہے وہ قوم میں عزت والے ہیں اور اپنے شہر میں رعب والے ہیں۔

Marfat.com

سَیِّدُنَا الأُمِّيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار — اُمی — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ " (سورۃ الاعراف ۱۵۷)

عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ انه قال انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا يعنى مرة تسعا وعشرين و مرة ثلثين - (صحیح البخاری ج ۱، ص ۲۵۶)

نسبة الى الام كانه على الحالة التى ولدته امه وكانت الامية فى حقه ﷺ معجزة وان كانت فى حق غيره ليست كذلك (سبل الہدیٰ ج ۱، ص ۵۲۴)

اِشارہ ہے اِس آیت کی طرف:

" وہ لوگ جو رسول نبیِ اُمی کی پیروی کرتے ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا ہم اَن پڑھ اُمت ہیں، نہ لکھنا جانتے ہیں اور نہ ہی حساب جانتے ہیں، مہینہ اِس طرح اِس طرح ہوتا ہے یعنی کبھی اُنتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا۔

ماں کی طرف نسبت ہے، گویا کہ آپ اِسی طرح رہے جیسا آپ کو آپ کی ماں نے جنا تھا اور یہ اَن پڑھ ہونا آپ کے حق میں معجزہ ہے اور آپ کے غیر میں ایسا نہیں ہے۔

Marfat.com

سیدنا الأمی صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — مقصود — درود سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال ابن عطیة رحمۃ اللہ علیہ منسوب الی الام بمعنی القصد ای ان ھذا النبی مقصود للناس و موضوع ام یؤمونه بافعالھم و شرعھم فعلی ھذا یکون اسما آخر۔

(شرح المواھب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۲)

حضرت ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ الامی ام کی طرف منسوب ہے جس کا معنیٰ مقصود اور قصد ہے کیونکہ جہان کے مقصود افعال و شریعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اِس بنا پر یہ لفظ دوسرا اِسمِ گرامی ہے۔

قال ابن جنی رحمہ اللہ یحتمل انه بمعنی الامی غیر تغییر النسب۔

(شرح المواھب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۲)

حضرت ابن جنی رحمۃ اللہ علیہ، جو لُغت کے امام ہیں، کا بیان ہے کہ احتمال ہے کہ اُم (ماں) کی طرف نسبت ہے تو معنیٰ یہ ہوگا کہ آپ خالص حسب والے، صحیح نسب والے ہیں۔

Marfat.com

سیدنا الأمین صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار امین درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تمنونی و انا امین من فی السمآء یاتینی خبر من السمآء صباحًا و مساء

(مسند الامام احمد بن حنبل ج۔۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو حالانکہ میں آسمان والوں کا امین ہوں میرے پاس آسمان کی خبریں صبح و شام آتی ہیں۔

عن السائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انہ کان فیمن بنی الکعبۃ فی الجاهلیة قال و کان لی حجر انا نحتہ اعبدہ من دون اللہ قال و کنت أجی باللبن الخاثر الذی أنفہ علی نفسی فاصبہ

حضرت سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ تعمیر کیا تھا کہ میرے پاس ایک پتھر تھا جس کو میں پوجا کرتا تھا، پھر میں باسی دودھ لاتا جس سے مجھ کو نفرت تھی۔ وہ دودھ میں اس پتھر کے بت پر ڈالتا۔ کتا آتا اور وہ اس دودھ کو

Marfat.com

عليه فيجئ الكلب فيلحسه ثم يشغر فيبول عليه قال فبنينا حتى بلغنا موضع الحجر ولا يرى الحجر احد فاذا هو وسط احجارنا مثل رأس الرجل يكاد يترايا منه وجه الرجل فقال بطن من قريش نحن نضعه وقال اخرون نحن نضعه فقالوا اجعلوا بينكم حكما فقالوا اول رجل يطلع من الفج فجأ رسول الله ﷺ فقالوا اتاكم الامين - فقالوا له فوضعه فی ثوب ثم دعا بطونهم فرفعوا نواحيه فوضعه هو ﷺ

(تاریخ ابن کثیر ج-ص ۳۰۳)

چاٹتا اور اس پر پیشاب کر جاتا جب ہم نے کعبہ کو حجر اسود تک تعمیر کر لیا، لیکن حجر اسود کسی کو نظر نہ آیا۔ اچانک وہ پتھروں کے درمیان آ گیا جیسے کہ آدمی کا سر ہو۔ ایسا روشن تھا کہ اس سے آدمی کا چہرہ نظر آتا۔ قریش کے ایک گروہ نے اصرار کیا کہ حجر اسود کو اس کی جگہ پر ہم رکھیں گے جبکہ کچھ دوسرے لوگوں کا مطالبہ تھا کہ اسے ہم رکھیں گے۔ پھر سب نے اتفاق کیا کہ آپس میں کوئی منصف مقرر کریں سب نے کہا کہ جو شخص گلی میں سے حرم میں داخل ہو، حجر اسود کو وہی رکھے تو حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ سب نے کہا کہ تمہارے پاس امین تشریف لائے ہیں۔ ان سب نے عرض کی تو آپ نے اپنی چادر مبارک میں حجر اسود کو رکھ کر فرمایا کہ چاروں بڑے خاندان اس کو اٹھا لیں۔ پھر آپ نے اس کو اس کی جگہ نصب فرما دیا۔

Marfat.com

سیدنا أنجد الناس صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — سب سے زیادہ شریف — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال ما رأیت احدا انجد ولا اجود ولا اشجع ولا اضوأ واوضاء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سنن الدارمی ج ۱ ص ۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہ ہی کوئی بہادر، نہ ہی سخی، نہ ہی شجاعت والا، اور نہ ہی رونق والا چمکدار کوئی چہرہ دیکھا۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال له رجل اخبرنی عن قریش قال اما نحن بنو هاشم فانجاد امجاد و اما اخواننا بنو امية فقادة ادبة ذادة۔

(الفائق للزمخشری ج ۲ ص ۲۶۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی آدمی نے قریش کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم ہاشمی شجاع، بزرگ ہیں اور ہمارے بھائی بنو امیہ سپاہ سالار اور مہمان نواز اور حرم (عزت) کا دفاع کرنے والے ہیں۔

Marfat.com

سیدنا أنعم الله صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — اللہ کا انعام — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ "

(سورة آل عمران ۱۶۴)

اشارہ ہے اس آیت کی طرف،

" حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور حکمت کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں۔ بالیقین یہ لوگ قبل سے صریح غلطی میں تھے۔"

وإشارة الى قوله:

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ○ (سورة الطور ۲۹)

اور اشارہ ہے اس آیت کی طرف،

" تو آپ نصیحت فرمائیں کیونکہ آپ اپنے رب کی نعمت سے نہ کاہن ہیں نہ مجنون۔"

Marfat.com

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○

(سورة الضحٰی ۱۱)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کریں۔

(انعم الله) بفتح الهمزة وضم المهملة، جمع نعمة فى الاصل وهى الإحسان وسمى بذلك لانه نعمة من الله تعالىٰ على عباده و بعثته رحمة لهم، وحصل بوجوده للخلق نعم كثيرة منها الإسلام والإنقاذ من الكفر والامن من الخسف۔

(سبل الهدیٰ ج ۱۔ ص ۵۳۸)

انعم اللہ ہمزہ کی فتح کے ساتھ اور عین کے ضمہ کے ساتھ اصل میں نعمت کی جمع ہے اور وہ احسان کرنا ہے۔ آپؐ کا اسم گرامی اس لیے رکھا گیا کیونکہ آپؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر نعمت ہیں اور آپؐ کو اس نے لوگوں کی رحمت کیلئے بھیجا ہے اور آپؐ کے وجود کی برکت سے لوگوں کو بڑے زیادہ انعام حاصل ہوئے ہیں، ان میں ایک تو اسلام ہے اور دوسرا کفر سے بچنا اور تیسرا زمین میں دھنس جانے سے امان ہے۔

(جاری ہے)

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم الله لا إله إلا هو

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد

النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد حلمك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله

الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

يا حي يا قيوم

Marfat.com

(گزشتہ سے پیوستہ)

عن عبادبن تمیم عن ابیه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضا ویمسح بالماء علی رجلیه۔

رواه الطبرنی فی الاوسط و رجاله رجال الصحیح خلاشیخ الطبرانی۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول، ص۲۳۴)

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے اور پانی کے ساتھ اپنے پاؤں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اس کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

تخليل الاصابع فی الوضوء

وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا

عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لتنتهكن الاصابع بالطهور اولتنتكنها النار۔

رواه الطبرانی فی الاوسط و وقفه فی الكبیر علی ابن مسعود واسناده حسن۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول، ص۲۳۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انگلیوں کے درمیان پانی سے خلال کرو گے یا اللہ تعالیٰ انہیں آگ سے جلا دیں گے۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

Marfat.com

عن عبداللہ بن مسعود انہ قال خللوا الاصابع الخمس لا یحشوھا اللہ نارا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر و فیہ راولم یسم و بقیۃ رجالہ ثقات۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول، ص۲۳۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پانچ انگلیوں کے درمیان خلال کرو تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں آگ سے محفوظ رکھیں۔

فی اسباغ الوضوء

وضو کو پورا کرنا

عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسباغ الوضوء فسکت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی حضرت الصلاۃ قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماء فغسل یدیہ ثم استنثر ومضمض و غسل وجہہ ثلاثا و یدیہ ثلاثا ثلاثا و مسح براسہ و غسل رجلیہ ثلاثا ثلاثا ثم نضح تحت ثوبہ فقال ھذا اسباغ الوضوء

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وضو کا مکمل کرنا کیا ہے؟ آپؐ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ نماز کا وقت ہوگیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا۔ اپنے ہاتھ مبارک دھوئے، پھر ناک میں پانی ڈالا، کلی کی اور چہرہ اور ہاتھوں کو تین تین بار دھویا اور سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں کو تین تین بار دھویا پھر اپنے کپڑے کے نیچے سے چھینٹے مارے۔ اور فرمایا یہ ہے وضو کا پورا کرنا۔

Marfat.com

رواہ ابو یعلی و البزار و ابو معشر یکتب من حدیثہ الرقاق و المغازی و فضائل الاعمال و بقیۃ رجالہ رجال الصحیح۔
(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول، ص۲۳۷)

عن طارق بن شھاب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیم یختصم الملا الاعلی فقال فی الکفارات و الدرجات فاما الدرجات فاطعام الطعام و انشاء السلام و الصلوۃ باللیل و الناس نیام و واما الکفارات فاسباغ الوضوء فی السبرات و نقل الاقدام الی الجماعات و انتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط و الکبیر و فیہ ابو سعد البقال و ھو مدلس وقد وثقہ وکیع۔
(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول، ص۲۳۷-۲۳۸)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ملاء اعلی کس چیز کے متعلق جھگڑا کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کفارات اور درجات کے متعلق۔ آپؐ نے فرمایا درجات یہ ہیں کھانا کھلانا، اسلام پھیلانا اور رات کو نمازیں پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں اور کفارات یہ ہیں کہ مشکل اوقات میں بھی وضو کی تکمیل اور ہمیشہ قدموں کا باجماعت نماز کیلیے اٹھنا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔
اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے۔

Marfat.com

المحافظة على الوضوء

وضو کی حفاظت کرنا

عن ربیعة الجرشی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استقیموا و نعما ان استقتم و حافظوا علی الوضوء فان خیر اعمالکم الصلوة و تحفظوا من الارض فانہا امکم و انہ لیس احد عامل علیہا خیرا اوشرا الا وھی مخبرة۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر و فیہ ابن لھیعة وھو ضعیف۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول، ص ۲۴۱)

حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استقامت پر رہو اور یہ بہت ہی اچھا ہے کہ اگر تم استقامت پذیر رہو اور وضو پر حفاظت کرو کیونکہ تمہارے تمام اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے اور زمین کی حفاظت کرو کیونکہ یہ تمہاری ماں ہے جو کوئی بھی زمین پر اچھا یا برا کام کرے اسے خبر ہوتی ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اس میں ایک راوی ابن لھیعہ ضعیف ہیں۔

Marfat.com

التاکید بغسل القدمین فی الوضوء

وضو میں پاؤں کو دھونے کی تاکید

حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا حسن ثنا ابن لهیعة ثنا حیوة بن شریح عن عقبة بن مسلم قال سمعت عبدالله بن الحرث ابن جزء الزبیدی قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول ویل للا عقاب و بطون الاقدام من النار۔
(مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الرابع، ص ۱۹۱)

حضرت عبداللہ، ان کے والد، حسن، ابن لھیعہ، حیوہ بن شریح، حضرت عقبہ بن مسلمؓ نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن حرث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ایڑیوں اور پاؤں کی پشت کے لیے (خشک رہ جانے کی وجہ سے) آگ کی ہلاکت ہو۔

عن ابی بکر الصدیق قال کنت جالسا عند رسول الله صلی الله علیہ وسلم فجاء رجل قد توضا و فی قدمہ موضع لم یصبہ الماء فقال النبی صلی الله علیہ وسلم اذھب فاتم وضوئک ففعل۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط و الصغیر و فیہ الواز ع بن نافع و ھو مجمع علی ضعفہ۔
(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول، ص ۲۴۱)

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے وضو کیا اور اس کے پاؤں میں تھوڑی سی جگہ تھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ اپنا وضو مکمل کرو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔

(اسے طبرانی نے اوسط اور صغیر میں روایت کیا ہے)

Marfat.com

فضیلة الوضوء

وضو کرنے کی فضیلت

عن عثمان انه دعا بوضوء فمضمض و استنشق و غسل وجهه ثلاثا و ذراعيه ثلاثا و مسح براسه و طهر قدميه ثم ضحك قال الا تسالوني ما اضحكني قلنا ما اضحك يا امير المومنين قال ضحكت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعى بوضوء قريبا من هذا المكان فتوضا رسول الله صلى الله عليه وسلم كما توضات ثم ضحك كما ضحكت ثم قال الا تسالوني ما اضحكني قلنا ما اضحك يانبي الله قال اضحكني ان العبد اذا توضا فغسل وجهه حط الله عنه كل خطية اصاب بوجهه فاذا غسل ذراعيه كان كذلك فاذا مسح راسه كان كذلك فاذا طهر قدميه كان كذلك۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ وضو کے لیے پانی طلب کیا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور چہرے اور ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اپنے پاؤں دھوئے پھر مسکرائے اور فرمانے لگے تم مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اے امیر المومنین! آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ آپؓ نے فرمایا اس لیے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی مکان کے قریب پانی منگوایا، وضو کیا جیسا کہ میں نے وضو کیا ہے پھر آپ مسکرائے جیسا کہ میں مسکرایا ہوں پھر آپ نے فرمایا تم مجھ سے کیوں دریافت نہیں کرتے کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! آپ کیوں مسکرائے؟ آپ نے

Marfat.com

رواه البزار ورجاله رجال الصحیح وهو فی الصحیح باختصار۔
(مجمع الزوائدو منبع الفوائد الجزء الاول، ص۲۲۹)

فرمایا اس لیے کہ بندہ جب وضو کرے، چہرہ دھوتے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کی تمام خطاؤں کو دھو ڈالتے ہیں اور جب ہاتھوں کو دھوتے تو پھر بھی ایسا ہی ہوتا ہے، جب مسح کرے تو پھر بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب پاؤں دھوتے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے (یعنی گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔)

اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجل صحیح ہیں

عن حمران قال کنت عند عثمان فدعا بوضوء فتوضا فلما فرغ قال توضا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما توضات ثم تبسم فقال اتدرون مم ضحکت قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال ان العبد المسلم اذا توضا فاتم وضوئہ ثم دخل فی صلوتہ خرج من الذنوب کما خرج من بطن امہ۔
رواہ الحارث و بو نعیم فی المعرفۃ و ھو صحیح۔
(کنز العمال الجزء الخامس، ص۱۰۵ شمار ۲۲۴۳)

حضرت حمرانؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا۔ جب فارغ ہو گئے تو فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی وضو فرمایا جیسے میں نے کیا ہے پھر مسکرائے اور فرمانے لگے کیا تمہیں علم ہے میں کیوں مسکرایا؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مسلمان بندہ جس وقت وضو کرتا ہے اور مکمل طور پر کرتا ہے پھر نماز میں داخل

Marfat.com

ہوتا ہے اور نماز صحیح طور پر ادا کرتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے گویا ابھی شکم مادر سے باہر آیا ہے۔

اسے حارث نے اور ابو نعیم نے معرفہ میں روایت کیا ہے اور وہ صحیح ہے۔

عن ابن عباس قال ان نسي المسح بالراس اعاد الصلوة رواه جامع عبدالرزاق۔

(كنزالعمال الجزء الخامس، ص۱۰۳ شمار ۲۲۱۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی (وضو میں) سر کا مسح بھول جائے تو وہ نماز کا اعادہ کرے۔

اسے عبدالرزاق نے جامع میں روایت کیا ہے۔

قراة اية الكرسي بعد الوضوء

وضو کے بعد آیت الکرسی پڑھنا

(مسند ابن عمر) حدثنا احمد بن نضر حدثنا احمد بن نيال ثنا الحسين بن عمر حدثنا محمد بن عبدالله الشافعي حدثنا محمد بن سليمان الباغندي حدثنا مقاتل حدثنا فضل بن عبيد عن سفيان الثوري عن عبيدالله العمري

(مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت احمد بن نضر، احمد بن نیال، حسین بن عمر، محمد بن عبداللہ شافعی، محمد بن سلیمان باغندی، مقاتل، فضل بن عبید، سفیان ثوری، عبیداللہ عمری، نافع، حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

عن نافع عن ابن عمر رفعه من قرا اية الكرسى على اثر الوضوئه اعطاه الله عزوجل ثواب اربعين عالما ورفع له اربعين درجة و زوجه اربعين حوراء۔
رواه الديلمی۔
كنزالعمال الجزء الخامس، ص۱۱۲ شمار ۲۳۶۲)

جو شخص وضو کرنے کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اس کو اللہ تعالی چالیس عالموں کا ثواب عطا فرمائے گا اور چالیس درجے بلند فرمائے گا اور اس کا چالیس حوروں کے ساتھ نکاح کرے گا۔
اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

التسمية والتحميد عندالوضوء
وضو کے وقت تسمیہ و تحمید کرنا

(مسند ابی هريرة) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا هريرة اذاتوضات فقل بسم الله والحمد لله فان حفظتك لا تستريح تكتب لك الحسنات حتى تحدث من ذلك الوضوء۔
رواه الطبرانی فی الاوسط۔
(كنزالعمال الجزء الخامس، ص۱۰۹ شمار ۲۳۰۳)

مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ جب تو وضو کرے تو بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھا کر۔ کراما کاتبین وضو۔ ٹوٹنے تک تیری نیکیاں لکھتے رہیں گے۔
اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

Marfat.com

الاستنشاق الوضوء

وضومیں ناک میں پانی ڈالنا

عن الحسن البصرے قال من توضا فلیستنشق فان الشیطان یجری من ابن ادم مجری الدم۔

رواہ جامع عبدالرزاق۔

کنزالعمال الجزء الخامس، ص۱۱۰ شمار(۲۳۱۶)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو وضو کرے وہ ناک میں اچھی طرح پانی دے کیونکہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح سرایت کرتا ہے۔

اسے عبدالرزاق نے جامع میں روایت کیا ہے۔

Marfat.com

باب الغسل من الجنابة
غسل جنابت کا بیان

وجوب الغسل بالدخول
دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے

حدثنی زهیر بن حرب و ابو غسان المسمعی ح وحدثناه محمد بن المثنی وابن بشار قالوانا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة ومطر عن الحسن عن ابی رافع عن ابی هریرة ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال اذا جلس بین شعبها الاربع ثم جهدها فقد وجب علیه الغسل و فی حدیث مطر و ان لم ینزل قال زهیر من بینهم بین اشعبها الاربع۔

(الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۵۶- صحیح البخاری الجلد الاول، ص۴۳)

حضرت زہیر بن حرب اور ابو غسان مسمعی (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ اور مطر، حسن، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی (عورت کی) چاروں شاخوں کے درمیان (یعنی ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان) بیٹھے پھر کوشش کرے (یعنی جماع کرے) پس واجب ہوا غسل۔ اور مطر کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اگرچہ انزال منی نہ ہو۔

Marfat.com

الغسل بخروج المنی

منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے

حدثنا هارون بن سعيد الايلى ثنا ابن وهب اخبرنى عمرو ابن الحارث عن ابن شهاب حدثه ان اباسلمة بن عبدالرحمن حدثه عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال انما الماء من الماء۔

(الصحيح لمسلم الجلد الاول، ص۱۵۵)

حضرت ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی پانی سے ہے یعنی منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

الغسل بالاحتلام

احتلام کامل سے غسل واجب ہو جاتا ہے

حدثنا محمد بن سلام قال انا ابو معاوية قال حدثنا هشام عن ابيه عن زينب بنت ام سلمة عن ام سلمة قالت جاء ت ام سليم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان الله لا

حضرت محمد بن سلام، ابو مغویہ، ہشام بواسطہ والد، زینب بنت ام سلمہ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیمؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !

Marfat.com

يستحيي من الحق فهل على المراة من غسل اذا احتلمت فقال النبي صلى الله عليه وسلم اذا رات الماء فغطت ام سلمة تعني وجهها وقالت يا رسول الله او تحتلم المراة قال نعم تربت يمينك فبم يشبهها ولدها۔

(صحیح البخاری الجلد الاول، ص۴۲۔ الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۶)

اللہ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ پس کیا عورت پر غسل واجب ہے جب کہ اس کو احتلام ہو؟ آپ ؐ نے فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی (منی) کو دیکھے۔ یہ سن کر ام سلمہؓ نے شرم سے منہ ڈھانک لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں خاک آلود ہو تیرا ہاتھ داہنا۔ پس کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے بچہ اس کا اس کی صورت کے۔

حدثنا عباس بن الوليد قال نا يزيد بن زريع قال نا سعيد عن قتادة ان انس بن مالك حدثهم ان ام سليم حدثت انها سالت نبي الله صلى الله عليه وسلم عن المراة ترى في منامها مايرى الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذارات ذلك المراة فلتغتسل فقالت ام سليم و استحييت من ذلك قالت وهل يكون هذا فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم نعم فمن اين يكون

حضرت عباس بن ولید، یزید بن زریع، سعید، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ ام سلیمؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر عورت خواب میں وہ دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت ایسا دیکھے تو غسل کرے۔ ام سلیمؓ بیان کرتی ہیں کہ

Marfat.com

الشبه ان ماء الرجل غليظ ابيض وماء المراة رقيق اصفر فمن ايهما علا او سبق يكون من الشبه۔

(الصحيح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۵)

مجھے شرم آئی اور میں نے عرض کیا ایسا بھی ہوتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسا ہوتا ہے۔ ورنہ پھر بچہ عورت کے کیوں مشابہ ہو گا۔ مرد کا نطفہ گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پتلا اور زرد۔ پھر جو اوپر جاتا ہے یا سبقت کر جاتا ہے بچہ اسی کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

كيف الغسل

غسل کا مسنون طریقہ

حدثنا يحيى بن يحيى التميمى قال انا ابو معاويه عن هشام ابن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة يبدا فيغسل يديه ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يتوضا وضوئه للصلوة ثم ياخذ الماء فيدخل اصابعه فى اصول العشر حتى اذا راى ان قد استبرا حفن

حضرت یحیی بن یحیی تمیمی، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل جنابت کرتے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے اور پھر نماز کے طریقہ پر وضو کرتے اور اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں میں ڈالتے۔ جب دیکھتے کہ بال تر ہو گئے تو اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے بھر کر تین چلو ڈالتے اور پھر سارے

Marfat.com

علی راسہ ثلاث حفنات ثم افاض علی سائر جسدہ ثم غسل رجلیہ۔
(الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۷)

بدن پر پانی ڈالتے اور دونوں پاؤں کو دھوتے۔

حدثنا عبداللہ بن یوسف قال انا مالک عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اغتسل من الجنابۃ بدا فغسل یدیہ ثم یتوضا کما یتوضا للصلوۃ ثم یدخل اصابعہ فی الماء فیخلل بھا اصول الشعر ثم یصب علی راسہ ثلث غرف بیدہ ثم یفیض الماء علی جلدہ کلہ۔
(صحیح البخاری الجلد الاول، ص۳۹)

حضرت عبداللہ، مالک، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ناپاکی کے غسل کا ارادہ فرماتے تو اس طرح سے شروع فرماتے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں تر کرتے اور بالوں میں خلال کرتے یعنی بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کے چلّو میں پانی لے کر سر پر ڈالتے اور اس طرح تین مرتبہ کرتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے۔

Marfat.com

حدثنا عبدان قال انا ابو حمزة سمعت الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس قال قالت میمونة وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلا فسترته بثوب وصب علی یدیه فغسلهما ثم صب بیمینه علی شماله فغسل فرجه فضرب بیده الارض فمسحها ثم غسلها فمضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعیه ثم صب علی راسه وافاض علی جسده ثم تنحی فغسل قدمیه فناولته ثوبا فلم یاخذه فانطلق وهو ینفض یدیه۔

(صحیح البخاری الجلد الاول، ص ۴۱۔ الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص ۱۴۷)

حضرت عبدان، ابو حمزہ، اعمش، سالم، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کرنے کے واسطے پانی رکھا اور کپڑا ڈال کر پردہ کیا پس ڈالا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی اور دھویا ان کو پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر شرم گاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ (جس سے شرم گاہ کو دھویا تھا) زمین پر رگڑا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، چہرہ کو دھویا اور (کہنیوں تک) ہاتھ دھوئے۔ پھر سر اور اس کے بعد تمام بدن پر پانی ڈالا۔ پھر جہاں غسل کیا تھا اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ اس کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑا دیا۔ (بدن صاف کرنے کے لیے) لیکن آپؐ نے کپڑا نہیں لیا اور پھر آپؐ ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

Marfat.com

الوضوء قبل الغسل
غسل سے پہلے وضو کرنا

حدثنا محمد بن یوسف قال ثنا سفیان عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس عن میمونة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت توضا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضوئہ للصلوۃ غیر رجلیہ وغسل فرجہ وما اصابہ من الاذی ثم افاض علیہ الماء ثم نحی رجلیہ فغسلھما ھذہ غسلہ من الجنابة۔
(صحیح البخاری الجلد الاول، ص۳۹)

حضرت محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وضو کی طرح (غسل جنابت سے) پہلے وضو فرمایا کرتے مگر دونوں پاؤں نہ دھوتے اور اپنی شرمگاہ کی لگی ہوئی نجاست کو دھوتے پھر اس پر پانی بہاتے۔ اس کے بعد دونوں پاؤں کو آپس میں ملا کر دھوتے۔ یہ طریقہ غسل جنابت کا تھا۔

Marfat.com

غسل الحائض

غسل حیض کا بیان

حدثنا یحیی قال ثنا ابن عیینة عن منصور بن صفیة عن امه عن عائشةؓ ان امراة سالت النبی صلی الله علیه وسلم عن غسلها من الحیض فامرها کیف تغتسل قال خذی فرصة من مسک فتطهری بها قالت کیف اتطهر بها قال تطهری بها قالت کیف قال سبحان الله تطهری فاجتذبتها الی فقلت تتبعی بها اثر الدم۔

(صحیح البخاری الجلد الاول، ص۴۵۔ الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۵۰)

حضرت یحیی، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، آپ کی والدہ، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسل حیض کی بابت پوچھا۔ پس آپؐ نے غسل کی کیفیت بیان فرمائی اور غسل کا حکم دیا۔ پھر فرمایا مشک میں بھگوتے ہوتے کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر۔ انصاری عورت نے عرض کیا اس سے کیونکر پاکی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا کپڑے سے پاکی حاصل کر۔ انصاریہ نے پھر پوچھا کیونکر پاکی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ، تو اس سے پاکی حاصل کر۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو مکرر سن کر) میں نے انصاری عورت کو اپنی جانب کھینچ لیا۔ اور پھر میں نے اس سے کہا تو اس کپڑے کو خون کی جگہ رکھ دے اور اس سے خون صاف کر۔

Marfat.com

لا ینقض الشعر فی الغسل

گندھے ہوئے بالوں کو کھولنے کی ضرورت نہیں

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة و عمرو الناقد واسحاق بن ابرھیم و ابن ابی عمر کلھم عن ابن عیینة قال اسحاق انا سفیان عن ایوب بن موسیٰ عن سعید بن ابی سعید المقبری عن عبداللہ بن رافع مولی ام سلمة قالت قلت یا رسول اللہ فی امراۃ اشد صفر راسی افا نقضہ لغسل الجنابة قال لا انما یکفیک ان تحثی علی راسک ثلاث حثیات ثم تفیضین علیک الماء فتطھرین۔

(الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۹..۵۰)

حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور اسحٰق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، ابن عیینہ، اسحاق، سفیان، ایوب بن موسیٰ، سعید بن ابی سعید مقبری، عبداللہ بن رافع، غلام ام سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو گوندھتی ہوں اپنے سر کے بالوں کو مضبوط۔ کیا ناپاکی کے غسل میں ان کو بھی کھولوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں تجھ کو یہ کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین لپ پانی کی ڈالے اور پھر اپنے جسم پر پانی بہائے تو پاک ہو جائے گی۔

Marfat.com

الماء للوضوء و الغسل

وضو اور غسل کے لیے کتنا پانی چاہیے

حدثنا قتیبة بن سعید قال نا وکیع عن مسعر عن ابن جبر عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا بالمد و یغتسل بالصاع الی خمسة امداد۔
(الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص ۱۴۹)

حضرت قتیبہ بن سعید، وکیع، مسعر، ابن جبر، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد (تقریباً ایک سیر) پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع (چار سیر) پانی سے اور زیادہ سے زیادہ پانچ مد پانی سے غسل فرماتے۔

الرجل او لمراة یغتسلان فی اناء واحد

عورت اور مرد ایک برتن کے پانی سے غسل کر سکتے ہیں

حدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن عاصم الاحول عن معاذة عن عائشة قالت کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء بینی و بینہ واحد فیبادرنی حتی اقول دع لی دع لی قالت وھما جنبان۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، عاصم احول، حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو ہم دونوں کے درمیان رکھا ہوتا تھا۔ پس آپؐ پانی

Marfat.com

(الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۸- صحیح البخاری الجلد الاول، ص۳۹)

لینے میں عجلت سے کام لیتے یہاں تک کہ میں کہتی کہ میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے، میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے۔ معاذہؓ کہتی ہیں کہ یہ غسل دونوں کی جنابت کا غسل ہوتا تھا۔

حدثنا عبداللہ بن مسلمة قال حدثنا افلح بن حمید عن القاسم عن عائشة قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد تختلف ایدینا فیہ۔

(صحیح البخاری الجلد الاول ص۴۰، الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۸، سنن ابن ماجة، ص۳۱)

حضرت عبداللہ بن مسلمہ، افلح بن حمید، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے اور دونوں کے ہاتھ اس میں پڑا کرتے۔

حدثنا ابو عامر الاشعری عبداللہ بن عمر ثنا یحیی بن ابی بکیر ثنا ابرهیم بن نافع عن ابی نجیح عن مجاهد عن ام هانئ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغتسل و میمونة من اناء واحد فی قصعة فیها اثر العجین۔

(سنن ابن ماجة ص۳۱)

حضرت ابو عامر اشعری عبداللہ بن عامر، یحییٰ بن ابی بکیر، ابراہیم بن نافع، ابن ابی نجیح، مجاہد، حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہؓ نے ایک کٹھڑے میں (لکڑی کا ایک برتن) غسل کیا جس میں آٹا گندھے ہوتے کا نشان تھا یعنی دونوں نے ایک برتن

Marfat.com

کے پانی سے غسل کیا۔)

الاحتلام
احتلام کا بیان

حدثنا احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط عن عبداللہ ابن عمر عن عبیداللہ بن عمر عن القاسم بن محمد عن عائشۃ قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل و عن الرجل یری انہ قد احتلم ولم یجد بللا قال لا غسل علیہ قالت ام سلمۃ یا رسول اللہ ھل علی المراۃ تری ذلک غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال۔

حضرت احمد بن منیع، حماد بن خالد خیاط، عبداللہ بن عمر، عبیداللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پوچھا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اس شخص کا جو (کپڑے میں) تری کو پاتے اور احتلام یاد نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا اس کو غسل کرنا چاہیے۔ پھر اسی طرح یہ پوچھا گیا کہ اگر احتلام یاد ہو اور تری نہ پائی جائے۔ آپؐ نے فرمایا اس پر غسل واجب نہیں۔ ام سلیمؓ نے یہ سن کر پوچھا اگر عورت بھی تری کو پاتے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں عورتیں بھی مردوں کی مانند ہیں۔

Marfat.com

قال ابو عیسی و انماروی هذا الحدیث عبدالله بن عمر عن عبیدالله بن عمر حدیث عائشة فی الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلام وعبدالله ضعفه یحیی بن سعید من قبل حفظه فی الحدیث وهو قول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم و التابعین اذا استیقظ الرجل فرای بلة انه یغسل وهو قول سفیان و احمد و قال بعض اهل العلم من التابعین انما یجب علیه الغسل اذا کانت البلة بلة نطفة وهو قول الشافعی و اسحاق و اذا رای احتلاما ولم یر بلة فلاغسل علیه عند عامة اهل العلم۔

(جامع الترمذی الجلد الاول، ص ۱۶ -
سنن ابی داود الجلد الاول، ص ۳۱۔
سنن الدارمی الجزء الاول، ص ۱۷۷۔
سنن ابن ماجة ص ۴۵)

ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ روایت حضرت عائشہؓ حضرت عبداللہؓ نے اپنے بھائی عبیداللہ کے واسطہ سے نقل کی ہے اور یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو حفظ حدیث کے باب میں ضعیف کہا ہے۔اور بھی بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ کا قول ہے کہ جب آدمی سو کر اٹھے اور تری پائے تو غسل کرے۔ سفیان اور احمد نے بھی یہ ہی کہا ہے۔ اور بعض اہل علم جن میں شافعی اور اسحق شامل ہیں ان کا قول ہے کہ اگر یہ نطفہ کی تری ہے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں اور ایسا آدمی جو احتلام یاد کرے لیکن تری نہ پائے تو اس پر عام اہل علم کے نزدیک غسل واجب نہیں۔

Marfat.com

وجوب الغسل عند دخول الذکر

ذَکر داخل ہو جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے

حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ قالت اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلتہ انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا۔

وفی الباب عن ابی ھریرۃ و عبداللہ بن عمرو و رافع بن خدیج۔

(جامع الترمذی الجلد الاول، ص ۱۶۔ سنن ابن ماجۃ ص ۴۵)

حضرت ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مرد کے ختنے کی جگہ عورت کے ختنے کی جگہ میں غائب ہو جائے (یعنی داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پس کیا میں نے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل پس غسل کیا ہم دونوں نے۔

اور اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، رافع بن خدیج، سے بھی روایت مذکور ہے۔

Marfat.com

غسل الشعر عند الاغتسال

غسل میں بالوں کو دھونے کا حکم

حدثنا نصر بن علی نا الحارث بن وجیہ نا مالک بن دینار عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشرۃ۔

و فی الباب عن علی و انس قال ابو عیسی حدیث الحارث بن وجیہ حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیثہ وھو شیخ لیس بذلک وقدروی عنہ غیر واحد من الائمۃ وقد تفرد بھذا الحدیث عن مالک بن دینار ویقال الحارث بن وجیہ ویقال ابن وجیہ

(جامع الترمذی الجلد الاول، ص۱۶۔ سنن ابی داود الجلد الاول، ص۳۳۔ سنن ابن ماجۃ ص۴۴)

حضرت نصر بن علی، حارث بن وجیہ، مالک بن دینار، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے۔ پس دھوؤ بالوں کو اور پاک کرو بدن کو۔

امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے، ہم اس کو صرف حارث بن وجیہ سے پہچانتے ہیں اور یہ راوی زیادہ قوی نہیں ہے۔ اگرچہ کئی ایک اماموں نے اس سے روایتیں لی ہیں لیکن اس حدیث میں یہ مالک بن دینار سے لینے میں تنہا اور منفرد ہے اس کو حارث بن وجیہ اور ابن وجیہ بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

اسباغ الغسل

غسل اچھی طرح کرو

حدثنا موسی بن اسمعیل نا حماد انا عطاء بن السائب عن زاذان عن علی قال ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال من ترک موضع شعرة من جنابة لم یغسلها فعل بها کذا و کذا من النار۔

قال علی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی و کان یجز شعره رضی الله عنه۔

(سنن ابی داود الجلد الاول، ص۳۳۔ سنن الدارمی الجزء الاول، ص۱۵۷ شمار ۷۵۷)

حضرت موسیٰ بن اسمعیل، حماد، عطاء بن سائب، زاذان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بال برابر بھی جگہ غسل جنابت میں چھوڑ دی اور اس کو نہ دھویا تو اس کی وجہ سے کیا جائے گا اس کو دوزخ میں عذاب ایسا اور ایسا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم سن کر) اس وقت سے دشمنی کی میں نے اپنے سر کے ساتھ۔ تین بار آپؓ نے یہ جملے ادا کیے (یعنی اس وعید کے بعد میں نے اپنے سر کے بال منڈا دیے)

Marfat.com

لا وضوء بعد الغسل
غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں

حدثنا اسمعیل بن موسی ثنا شریک عن ابی اسحاق عن الاسود عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا یتوضا بعد الغسل۔

قال ابو عیسیٰ هذا قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ان لا یتوضا بعد الغسل۔

(جامع الترمذی الجلد الاول، ص۱۶۔
سنن النسائی الجلد الاول، ص۲۸۔
سنن ابن ماجة ص۴۳)

حضرت اسمعیل بن موسیٰ، شریک، ابی اسحاق، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ اور تابعین کا یہ ہی مسلک ہے کہ غسل کے بعد وضو نہ کیا جائے۔

حدثنا محمد بن جعفر بن زیاد نا شریک عن قیس بن وهب عن رجل من بنی سواءة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یغسل راسه بالخطمی وهو جنب یجتزی بذلک ولا یصب علیه الماء۔

(سنن ابی داود الجلد الاول، ۳۴)

حضرت محمد بن جعفر بن زیاد، شریک، قیس بن وہب، بنی اسود کا ایک فرد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناپاکی کی حالت میں صرف خطمی سے سر کو دھولیتے اور اسی پر کفایت کرتے اور دوبارہ سر پر پانی نہ ڈالتے۔

Marfat.com

الاستتار عندالاغتسل

غسل پردہ میں کرو

اخبرنا ابراهيم بن يعقوب قال حدثنی انفیلی قال حدثنا زهير قال حدثنا عبدالمک عن عطاء عن یعلی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا يغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد الله واثنی علیه وقال ان الله عزوجل حلیم حی ستیر یحب الحیاء والستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر۔

(سنن النسائی الجلد الاول، ص ۳۲)

حضرت ابراہیم بن یعقوبؒ انفیلی، زہیر، عبدالملک، عطاء، حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں (ننگا) نہاتے ہوتے دیکھا۔ پس آپؐ منبر پر چڑھے۔ اللہ کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ حیادار ہے، پردہ پوش ہے اور حیا اور پردہ پوشی کو محبوب رکھتا ہے۔ پس تم میں سے جب کوئی غسل کرے (میدان میں) تو چاہیے کہ پردہ کرے۔

حکم الماء من الماء فی بدء الاسلام

ابتدائے اسلام کا ایک حکم

حدثنا احمد بن منيع نا عبدالله بن عبدالمبارک ثنا یونس بن یزید عن الزهری عن سهل بن سعد عن ابی بن کعب قال انما

حضرت احمد بن منیع، عبداللہ بن عبدالمبارک، یونس بن یزید، زہری، سہل بن سعد، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منی (ہی)

Marfat.com

كان الماء من الماء رخصة فى اول الاسلام ثم نهى عنها۔
(جامع الترمذی الجلد الاول، ص١٦۔ سنن ابي داود الجلد الاول، ص٢٨۔ سنن الدارمی الجزء الاول، ص١٥٩ شمار ٧٦٥۔ موارد الظمان الى زوائد ابن حبان ص٨٠ شمار ٢٢٨)

کے نکلنے سے غسل واجب ہونے کی اجازت ابتداء اسلام میں تھی پھر اس سے منع کر دیا گیا (یعنی ابتدائے اسلام میں صرف منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا تھا) اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو غسل واجب نہ تھا اب یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور صرف جماع سے بھی غسل واجب ہوا۔

واقعة بدء الاسلام

ابتدائے اسلام کا ایک واقعہ

حدثنا قتيبة بن سعيد نا ايوب بن جابر عن عبدالله ابن عصم عن عبدالله بن عمر قال كانت الصلوة خمسين و الغسل من الجنابة سبع مرار و غسل البول من الثوب سبع مرار فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسال حتى جعلت الصلوة خمسا والغسل من الجنابة مرة وغسل البول من الثوب مرة۔
(سنن ابي داود الجلد الاول، ص٣٣)

حضرت قتیبہ بن سعید، ایوب بن جابر، عبداللہ بن عصم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ابتداء میں) پچاس نمازیں (فرض) ہوتی تھیں اور ناپاکی سے سات مرتبہ نہانا اور پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو اس کو بھی سات بار دھونا۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے کمی کی درخواست فرماتے رہے یہاں تک کہ

Marfat.com

پانچ نمازیں (فرض) رہیں۔ اور ناپاکی
سے ایک مرتبہ نہانا اور پیشاب بھرے
کپڑے کو ایک بار دھونا۔

دلک بیاض الغسل

غسل میں کوئی جگہ خشک رہ جائے تو مسح کرلو

حدثنا سوید بن سعید ثنا ابو الاحوص عن محمد بن عبیداللہ عن الحسن بن سعد عن ابیہ عن علی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابة و صلیت الفجر ثم اصبحت فرایت قدر موضع الظفر لم یصبه الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مسحت علیہ بیدک اجزاک۔

(سنن ابن ماجة، ص۴۸)

حضرت سوید بن سعید، ابواحوص، محمد بن عبیداللہ، حسن بن سعید، ان کے والد، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ناپاکی کو دور کرنے کے لیے غسل کیا اور پھر صبح کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ناخن برابر جگہ غسل میں خشک رہ گئی ہے۔ پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تو اس پر مسح کرلیتا اپنے ہاتھ سے تو کافی ہوتا۔

Marfat.com

ذکر الاغتسال اول اللیل

اول رات میں غسل کرنے کا بیان

اخبرنا یحیی بن حبیب بن عربی اخبرنا حماد عن برد عن عبادۃ بن نسی عن غضیف بن الحارث قال دخلت علی عائشۃ فسالتھا قلت اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من اول اللیل او من اخرہ؟ قالت کل ذلک ربما اغتسل من اولہ و ربما اغتسل من اخرہ قلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ۔

(سنن النسائی الجلد الاول، ص۲٦)

حضرت یحییٰ بن حبیب بن عربی، حماد، برد، عبادہ بن نسی، حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں؟ انہوں نے فرمایا کہ سب طرح کرتے تھے کبھی اول رات میں اور کبھی اخیر رات میں۔ میں نے کہا شکر ہے اللہ کا جس نے گنجائش رکھی۔

اسباغ الغسل

غسل اچھی طرح کرو

عن میمونہ بنت سعد انھا قالت افتنا یا رسول اللہ عن الغسل من الجنابۃ فقال تبل اصول الشعر و

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا

Marfat.com

تنقی البشر فان مثل الذین لا یحسنون الغسل کمثل شجرة اصابها ماء فلا ورقها ینبت و لا اصلها یروی فاتقوا الله و احسنوا الغسل فانها من الامانة التی حملتم و السرائر التی استودعتم قلت کم یکفی الراس من الماء یا رسول الله قال ثلاث حثیات۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر من طریق عثمان بن عبدالرحمن عن عبدالمجید ولم ارمن ترحمهما۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول ص ۲۷۲

کہ غسل جنابت کیسے کیا جاتے۔ آپؑ نے فرمایا بالوں کی جڑوں کو تر کیا جاتے اور بدن کو پاک و صاف کیا جاتے۔ ان لوگوں کی مثال جو اچھا غسل نہیں کرتے، اس درخت کی سی ہے جس کو بارش پہنچی لیکن نہ تو اس کے پتے پیدا ہوتے اور نہ ہی اس درخت کی جڑ سیراب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اچھا غسل کرو کیونکہ یہ رب کی امانت ہے جس کے تم حامل ہو۔ اور یہ وہ بھید ہے جو تم کو سونپا گیا ہے۔ میں نے عرض کیا سر کو کتنا پانی درکار ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا تین چلو۔

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔

عن ابن عمر انه کان اذا اغتسل فتح عینیه و ادخل اصبعه فی سرته۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجاله رجال الصحیح

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول،، ص ۲۷۲)۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب غسل کرتے تو آنکھیں کھول کر پانی ڈالتے اور ناف میں انگلی داخل کرتے۔

اسے طبرانی میں کبیر میں روایت کیا اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

Marfat.com

عن عائشة قالت اخمرت راسی اخمارا شدیدا فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا عائشة اما علمت ان علی کل شعرة جنابة۔
رواه احمد و رجاله رجال الصحیح الا ان فیه رجلا لم یسم۔
(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول، ص ۲۷۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے سر پر سخت پٹی باندھتی تھی تو آپؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ! تجھے معلوم نہیں ہے کہ حالتِ جنابت میں ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے!

عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا انس یابنی الغسل من الجنابة فبالغ فیه فان تحت کل شعرة جنابة قلت یا رسول الله و کیف ابالغ فیه قال رو اصول الشعر وانق بشرتک تخرج من مغتسلک وقد غفر لک کل ذنب۔
رواه ابن جریر۔
(کنز العمال الجزء الخامس ص ۱۳۴ شمار ۲۷۳۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے انس اے بیٹے! جب تو جنابت کا غسل کرے اس میں مبالغہ کیا کر کیونکہ جنابت کی حالت میں ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس طرح مبالغہ کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہر بال کو پانی سے سیراب کر اور چمڑے کو پاک و صاف کر۔ جب تو غسل خانہ سے نکلے گا تو تیرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغتسل عن الجنابة فیاخذ حفنة لشق راسه الایمن ثم یاخذ حفنة لشق راسه الایسر۔

رواہ ابن البخار۔

(کنز العمال الجزء الخامس ص ۱۳۴ شمار ۲۷۴۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو ایک چلو لے کر سر کی دائیں طرف بہاتے اور پھر ایک چلو لے کر سر کی بائیں طرف بہاتے۔

اسے ابن بخار نے روایت کیا ہے۔

عن ابن عباس قال اذا نسیت المضمضة و الاستنشاق وانت جنب فاعد صلوتک۔

رواہ جامع عبدالرزاق و سعید بن منصور۔

(کنز العمال الجزء الخامس ص ۱۳۵ شمار ۲۷۵۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب تو غسل جنابت کرے اور کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا بھول جائے تو نماز کو لوٹا۔

اسے عبدالرزاق نے جامع میں اور سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

عن الحسن ان اهل الطائف سالوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا ان ارضنا ارض باردة فما یجزینا من الغسل فقال اما انا فاحفن علی راسی ثلاث حفنات۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ طائف والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہمارا شہر بہت ٹھنڈے علاقے میں ہے تو آپ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر صرف تین

Marfat.com

رواہ لسعید بن منصور۔
(کنز العمال الجزء الخامس ص۱۳۵ شمار ۲۷۵۷)

چلّو ڈال کر غسل کرتا ہوں۔

اسے سعید منصور نے روایت کیا ہے۔

عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یاکل او یشرب وهو جنب غسل یدیه وتمضمض ثم شرب اواکل۔
(رواہ جامع عبدالرزاق و سعید بن منصور۔
(کنز العمال الجزء الخامس ص۱۳۷ شمار ۲۸۱۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں کھانے اور پینے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھوں کو دھوتے اور کلی کر کے کھا پی لیتے۔

اسے عبدالرزاق نے جامع میں اور سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

الوضوء من المذی

مذی سے وضو کا لازم آنا

عن الحکم بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اغتسل احدکم ثم ظهر من ذکره شئی فلیتوضا۔
رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیه بقیة بن الولید وهو مدلس وقد عنعنه۔
(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء الاول، ص۲۷۵)

حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی غسل کرے پھر اس کے ذکر سے کوئی چیز خارج ہو تو وضو کرے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

عن علی فی الرجل یخرج منه الشئی بعد الغسل قال ان کان بال قبل الغسل توضا وان لم یکن بال اعاد الغسل۔

رواہ سعید بن منصور۔

(کنز العمال الجزء الخامس ص۱۳۲ شمار ۲۷۱۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت ہے جس سے غسل کے بعد کوئی چیز نکلے۔ فرماتے ہیں کہ اس نے غسل سے پہلے پیشاب کیا تھا تو وہ صرف وضو کرلے اور اگر بے پیشاب غسل کے بعد کوئی چیز خارج ہو تو وہ غسل دوبارہ کرے۔

اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

باب اختلاط الجنب و ما یجوز لہ
جنبی سے میل جول اور اس میں مباح چیزوں کا بیان

یجوز اختلاط الجنب
ناپاک سے اختلاط جائز ہے

حدثنا عیاش قال حدثنا عبدالاعلی قال ثنا حمید عن بکر عن ابی رافع عن ابی هریرة قال لقینی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معه حتی قعدنا نسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت و هو قاعد فقال ابن کنت یا اباهریرة فقلت له فقال سبحان الله ان المومن لا ینجس۔ (صحیح البخاری الجلد الاول، ص۴۲۔ الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۶۲)

حضرت عیاشؒ، عبدالاعلیٰ، حمید، بکر، ابی رافع، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ جب کہ میں ناپاک تھا۔ پس آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپؐ کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ آپؐ بیٹھ گئے۔ پس میں چپکے سے اٹھ کر باہر آیا اور اپنے مکان پر پہنچ کر نہایا پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپؐ تشریف رکھتے ہیں۔ آپؐ نے (مجھ کو دیکھ کر) فرمایا ابوہریرہؓ تم کہاں تھے؟ میں نے بتایا تو آپؐ نے فرمایا۔ سبحان اللہ بے شک مومن نجس نہیں ہوتا۔

Marfat.com

الجنب یتوضا ثم ینام

ناپاک آدمی وضو کر کے سو رہے

حدثنا عبدالله بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبدالله ابن دینار عن عبدالله بن عمر انه قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول الله صلی الله علیه وسلم انه تصیبه الجنابة من اللیل فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم توضا واغسل ذکرک ثم نم۔

(صحیح البخاری الجلد الاول، ص۴۳۔ الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۴ سنن ابی داود الجلد الاول، ص۲۹)

حضرت عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ رات کو ناپاک ہو جاتے ہیں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا وضو کر، عضو خاص کو دھوا اور پھر سو رہ۔

Marfat.com

الجنب یتوضا ثم یاکل و یشرب

ناپاک وضو کر کے کھا پی لے

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن علیة و وکیع و غندر عن شعبة عن الحکم عن ابراھیم عن الاسود عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام توضاوضوئہ للصلوة۔

(الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۴۔ صحیح البخاری الجلد الاول، ص۴۳۔ سنن ابی داود الجلد الاول، ص۲۶)

حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ اور وکیع اور غندر، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جس وقت کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کی طرح وضو فرماتے۔

الرجل یجامع ثم یعود

دو مرتبہ جماع کرنے کی بابت حکم

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال ناحفص بن غیاث ح وحدثنا ابو کریب قال انا ابن ابی زائدة

حضرت ابوبکر ابی شیبہ، حفص بن غیاث، (دوسری سند) ابوکریب، ابن ابی زائدہ، (تیسری سند) عمرو ناقد اور

Marfat.com

ح وحدثنی عمرو الناقد وابن نمیر قالا نا مروان بن معاویة الفزاری کلھم عن عاصم عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضا زاد ابوبکر فی حدیثہ بینھما وضوء وقال ثم اراد ان یعاود۔

(الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۴۔ جامع الترمذی الجلد الاول، ص۲۰)

ابن نمیر، مروان بن معاویہ فزاری، عاصم، ابومتوکل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی عورت کے پاس جائے اور فارغ ہو کر پھر دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو دونوں کے درمیان وضو کر لے۔

ابوبکر نے اپنی حدیث میں وضو کا لفظ زیادہ بیان کیا ہے۔

یکفی الغسل الواحد من الجماعات

متعدد مرتبہ جماع کے بعد ایک غسل کافی ہے

حدثنا الحسن بن احمد بن ابی شعیب الحرانی قال نا مسکین یعنی ابن بکیر الحذاء عن شعبة عن ھشام بن زید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ بغسل واحد۔

حضرت حسن بن احمد ابی شعیب حرانی، مسکین بن بکیر حذا، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک رات میں) اپنی کئی کئی بیویوں کے پاس جاتے (یعنی ان سے جماع فرماتے) اور صرف ایک مرتبہ غسل فرماتے۔

Marfat.com

(الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۴۔ جامع الترمذی الجلد الاول، ص۲۰۔ سنن ابن ماجة ص۴۴)

جواز ذکر اللہ للجنب
ناپاکی کی حالت میں ذکر الٰہی کی اجازت

حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء وابراهيم بن قالا انا ابن ابی زائدة عن ابيه عن خالد بن سلمة عن البهی عن عروة عن عائشة قالت كان النبی صلی الله عليه وسلم يذكر علی كل احيانه۔

(الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۶۲)

حضرت ابو کریب محمد بن علاء اور ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، ان کے والد، خالد بن سلمہ، بہی، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی فرماتے تھے (یعنی جنابت کی حالت میں بھی)۔

Marfat.com

بیان فضل غسل الماء

غسل جنابت کے بچے ہوتے پانی کا حکم

حدثنا اسحق بن ابراهیم و محمد بن حاتم قال اسحق انا و قال ابن حاتم نامحمد بن بکر قال انا ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار قال اکبر علمی والذی یخطر علی بالی ان ابا الشعثاء اخبرنی ان ابن عباس اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغتسل بفضل میمونة۔

(الصحیح لمسلم الجلد الاول، ص۱۴۹)

حضرت اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو الشعثاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونہؓ کے بچے ہوتے پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

حدثنا قتیبه نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم فی جفنة فاراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتوضا منه فقالت

حضرت قتیبہ، ابواحوص، سماک بن حرب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک نے لگن میں غسل کیا (یعنی لگن میں سے پانی لے کر نہائیں) پس ارادہ کیا جناب رسول اللہ

Marfat.com

یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء لا یجنب۔
قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح۔
وھو قول سفیان الثوری و مالک و الشافعی۔
(جامع الترمذی الجلد الاول، ص۱۰۔ سنن ابي داود الجلد الاول ص۱۰، سنن ابي ماجة ص۳۰)

صلی اللہ علیہ وسلم نے لگن کے بچے ہوتے پانی سے وضو فرمانے کا۔ پس کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ناپاک تھی (اور اس پانی میں سے غسل کیا ہے) آپؐ نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا(ناپاک کے نہانے اور اس میں ہاتھ ڈالنے سے)
یہ حدیث حسن صحیح ہے
امام سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ، اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ (یعنی عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کر سکتا ہے۔

یجوز اختلاط الجنب

ناپاک سے اختلاط جائز ہے

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا شریک عن حریث عن الشعبی عن مسروق عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من الجنابة ثم یستدفی بی قبل ان اغتسل۔
(سنن ابن ماجة ص۴۳۔ جامع الترمذی الجلد الاول، ص۱۷)

حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ، شریک، حریث، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناپاکی سے غسل فرماتے۔ پھر میرے پاس آ کر گرمی حاصل کرتے اس سے پہلے کہ میں نہاؤں۔

Marfat.com

قراۃ القران بغیر طھور

بلا وضو قرآن پاک پڑھانا جائز ہے

اخبرنا علی بن حجر قال اخبرنا اسمعیل بن ابرهیم عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبدالله بن سلمة قال اتیت علیا انا ورجلان فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج من الخلاء فیقرا القران و یاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبه عن القران شئی لیس الجنابة۔

(سنن ابی داود الجلد الاول، ص۳۰۔ سنن النسائی الجلد الاول، ص۲۹۔ سنن ابن ماجة۔ ص۴۴)

حضرت علی بن حجر، اسمعیل بن ابراہیم، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہؓ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں اور دو آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے باہر تشریف لاتے۔ پس پڑھاتے ہم کو قرآن اور کھاتے ہمارے ساتھ گوشت اور نہیں روکتی تھی ان باتوں سے آپؐ کو کوئی چیز مگر ناپاکی (یعنی صرف ناپاکی کی حالت میں آپؐ ایسا کوئی کام نہ کرتے تھے)

Marfat.com

لا یقرا الحائض و الجنب من القران شیئا

حائضہ اور ناپاک قرآن پاک نہ پڑھیں

حدثنا علی بن حجر و الحسن بن عرفة قالانا اسمعیل ابن عیاش عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقرا الحائض ولا الجنب شیئا من القران وفی الباب عن علی۔

حضرت علی بن حجر اور حسن بن عرفہ، اسمعیل بن عیاش، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت اور جنبی (ناپاک) قرآن میں سے کوئی چیز نہ پڑھے۔

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال ابو عیسی حدیث ابن عمر لا نعرفه الا من حدیث اسماعیل بن عیاش عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یقرا الجنب ولا الحائض و هو قول اکثرا هل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین و من بعد هم مثل سفیان الثوری وابن المبارک و شافعی و احمد و اسحاق قالوا لا تقرا الحائض ولا الجنب من القران شیئا الا طرف

امام ترمذیؒ نے کہا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی روایت سے اسمعیل بن عیاش سے مروی ہے کہ نہ جنبی قرآن پڑھے اور نہ حائضہ، اکثر اہل علم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین کا یہ ہی قول ہے۔ کہ جنبی اور حائضہ قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں مگر آیت کا ایک ٹکڑا اور حرف اس کی مانند (پڑھ سکتے ہیں) ان سب نے حائضہ اور جنبی کو تسبیح و تہلیل (سبحان اللہ اور

Marfat.com

الایة و الحرف و نحو ذلک و رخصوا للجنب والحائض فے التسبیح والتہلیل۔ قال و سمعت محمد بن اسماعیل یقول ان اسماعیل بن عیاش یروی عن اهل الحجاز و اهل العراق احادیث مناکیر کانہ ضعف روایتہ عنہم فیما یتفرد بہ وقال انما حدیث اسمعیل بن عیاش عن اهل الشام و قال احمد بن حنبل اسمعیل بن عیاش اصح امن بقیة ولبقیة احادیث مناکیر من الثقات قال ابو عیسی حدثنی بذلک احمد بن الحسن قال سمعت احمد بن حنبل یقول بذلک۔

(جامع الترمذی الجلد الاول ص۱۹۔ سنن الدارقطنی الجزء الاول ص۱۱۷، شمار ۱)

لا الہ الا اللہ) پڑھنے کی اجازت و رخصت دی ہے۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ محمد بن اسمعیل بخاریؒ نے کہا کہ اس حدیث کا ایک راوی اسمعیل بن عیاش اہل حجاز اور اہل عراق کی منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ گویا امام بخاریؒ نے اس کی روایتوں کو جو صرف اسی کے پاس ہوں (اور کوئی ان کو روایت نہ کرے) ضعیف کہا ہے اور کہا کہ اسماعیل بن عیاش کی اہل شام سے مروی احادیث کچھ قوی ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ اسمعیل بن عیاش، بقیہ (نام راوی) سے بہت بہتر ہے۔ کیونکہ بقیہ بہت سے ثقات سے منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔

Marfat.com

نهی الحائض و الجنب عن دخول المسجد

حائضہ اور ناپاک کو مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت

حدثنا مسدد قال ثنا عبد الواحد بن زیاد قال ثنا افلت بن خلیفة قال حدثنی جسرة بنت دجاجة قالت سمعت عائشة تقول جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم ووجوه بیوت اصحابه شارعة فی المسجد فقال وجهوا هذاه البیوت عن المسجد ثم دخل النبی صلی الله علیه وسلم ولم یصنع القوم شیئا رجاء ان تنزل فیهم رخصة فخرج الیهم بعد فقال وجهوا هذه البیوت عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض و لا جنب۔ قال ابو داؤد وهو فلیت العامری۔

(سنن ابی داؤد الجلد الاول ص ۳۰)

حضرت مسدد، عبد الواحد بن زیاد، افلت بن خلیفہ، جسرہ بنت دجاجہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے دیکھا کہ اصحابؓ کے گھروں کے رخ مسجد کی طرف ہیں یعنی دروازے ان کے گھروں کے مسجد کی طرف ہیں تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جاسکیں اور ایک رخ والے دوسرے رخ والے مکانوں میں مسجد سے ہو کر چلے جائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف سے پھیر لو (یعنی مسجد کے اندر اپنا رستہ نہ رکھو) پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا تھا اس امید سے کہ شاید ان کے باب میں رخصت نازل ہو۔

Marfat.com

جب آپؐ دوبارہ تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا ان گھروں کا رخ مسجد کی طرف سے پھر دو کیوں کہ میں مسجد کو حلال نہیں کرتا حائضہ اور جنب کے واسطے۔

ابو داؤدؒ نے کہا کہ یہ فلیت عامری ہے۔

لاتدخل الملائكة بيتا فيه الجنب

جس گھر میں ناپاک ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

حدثنا حفص بن عمر قال ثنا شعبة عن علی بن مدرک عن ابی زرعة بن عمرو بن جرير عن عبدالله بن نجی عن ابيه عن علی عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لا تدخل الملئكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب۔

(سنن ابی داؤد الجلد الاول ص ٣٠۔ سنن النسائی الجلد الاول ص ٢٩)

حضرت حفص بن عمر، شعبہ، علی بن مدرک، ابوزرعہ بن عمرو بن جریر، عبداللہ بن نجی، ان کے والد، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس گھر میں تصویر ہو اور نہ اس گھر میں آتے ہیں جس میں کتا اور ناپاک آدمی ہو۔

(جاری ہے)

Marfat.com

الحصن الحصین لتحفّظ الصّحائف
والقرآن العظیم بالاعزاز والإکرام التّام
یعنی قرآنِ کریم اور دیگر صحائف کو پُورے اعزاز و اکرام سے محفوظ رکھنے کیلیے

قرآنِ کریم محل

آپ سے مؤدبانہ فرمائش ہے کہ
آپ اپنے کسی قرآنِ کریم کو جو پڑھے جانے کے قابل نہ رہا ہو

○ نہ پانی میں بہائیں ○ نہ آگ میں جلائیں
○ نہ زمین میں دفنائیں ○ نہ ہی کسی اور طرح تلف کریں

بلکہ انہیں اِس "کیمپ دار الاحسان" میں ـــ

کسی آتے جاتے کے ہاتھ بھجوا دیں، یہاں ساری دُنیا کے قرآنِ کریم کے ایسے نسخوں کو پُورے اعزاز و اکرام سے محفُوظ رکھنے کے لیے ایک قلعہ نما "قرآنِ کریم محل" قیامت تک کے لیے وقف کیا گیا ہے۔ آپ اِس سے استفادہ کریں اور ایسے قرآنِ کریم کے نسخے یہاں بھجوا دیں۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

فیضانِ فیض:
حضرت ابو انیس محمّد برکت علی لودھیانوی قدس سرہٗ العزیز

Marfat.com

قُلْ

عِشْقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَذْهَبِیْ وَحُبُّهٗ مِلَّتِیْ
وَطَاعَتُهٗ مَنْزِلِیْ

یہ کہہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا مذہب محبت
میری ملت اور اتباع میری منزل ہے

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی
قدس سرہ العزیز

Marfat.com

Marfat.com

Hinterland
BOTTENHORN/17/s
HIRZENHAIN/21/s
Angelburg
Bad Endbach
Gladenbach
SCHELDER WALD
Haiger
Dillenburg
DILLENBURG
BREITSCHEID/30/s
Herborn
Herborn-West
Herborn-Süd
Alteburg
Sinn
Driedorf
Greifenstein
Ehringshausen
Aßlar
Wetzlarer Kreuz
Kloster Altenberg
Leun
WETZLAR
Solms
Braunfels
Stoppelberg
GIESSEN
Weilburg
Weilmünster
Villmar
50°-30'
8°-30'
21
26
18

Marfat.com

Marfat.com

انوار البرکات

المقام النجاف العجاف المقبول المصطفین

مکتبہ دارالاحسان سمندری روڈ، فیصل آباد، پاکستان۔

Marfat.com